مدیحِ سرکار ﷺ

(مجموعۂ نعت)

راجا رشید محمود

مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راجا رشید محمود

مکتبۂ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

مدیحِ سرکار ﷺ

شاعر	راجا رشید محمود ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور صدر "ایوانِ نعت" رجسٹرڈ لاہور جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن" رجسٹرڈ لاہور
پروف خوانی	عمیم اختر۔ کوثر پروین
کمپوزنگ	مدنی گرافکس۔ ۱/۵۔ حسن چیمبر۔ عقب مزار قطب الدین ایبک۔ انار کلی۔ لاہور
طباعت	نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور
نگہداریٔ طباعت	اظہر محمود
جلد بندی	خلیفہ عبدالمجید۔ بک بائنڈنگ ہاؤس۔ ۳۸۔ اردو بازار، لاہور
اشاعتِ اول	یکم ربیع الاول ۱۴۱۸ھ (گیارہ سو)
ہدیہ	ایک سو روپے

ناشر

راجا اختر محمود

مکتبۂ ایوانِ نعت رجسٹرڈ

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

(فون : 7463684)

مستقبلِ قریب کے اُس لمحے کے نام

جب اپنی ساتویں حاضری کے دوران میں

اپنا یہ ساتواں اُردو مجموعۂ نعت

آقا حضور ﷺ

کی بارگاہِ بیکس پناہ میں

پیش کروں گا

مدیحِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عجزِ مدحت (۴۳ نعتیں)

جن کا مقصد نہ تھا کبھی اصلاح ۵۰
ہم جُھکاتے ہیں نبیؐ کے آگے سیمائے نیاز

ہم کو کیا معلوم، کیسی ہے حقیقت، کیا مجاز ۵۱
جائے سُخن کہاں تلک! ہو کس قدر دراز

مدحِ نبیؐ جو کرنے لگا ہے ثنا طراز ۵۳
شبِ معراج کا کیا پوچھتے ہو

وہاں کیا کچھ ہُوا، کیا پوچھتے ہو ۵۵
جس کو جتنی ہے مسرت حاصل

ہے وہ آقا کی بدولت حاصل ۵۷
دشمنوں نے جب اُنھیں پتھر دیے

بدلے میں سرکارؐ نے گوہر دیے ۵۸
عالمِ انسانیت میں تو کہاں ملتا گواہ

رفعتِ سرکارؐ کا ہے عالمِ بالا گواہ ۵۹
مُصطفیٰؐ کی ذی کمالی ہو رہے پیشِ نظر

اور اُن کی بے مثالی ہو رہے پیشِ نظر ۶۱
پڑھتا نظر نہ آئے بظاہر درودِ پاک

تسبیح دل پہ پڑھتا ہو ذاکر درودِ پاک ۶۳
نبیؐ کا کیجیے تذکار، چاہیے جتنا

پڑھاتے جائیے اُتنا، لکھائیے جتنا ۶۵
ثنا جب اُنؐ کی بہ حدِ کمال ہے ممکن

کہاں حضُورؐ کی کوئی مثال ہے ممکن! ۶۷
حق شناس و حق نشان و حق نگر طیبہ کی خاک

میرا ایماں ہے کہ ہے وحدت اثر طیبہ کی خاک ۶۹
ہم بھی تھے اور خُدا بھی، لیکن نہ تھا تعارُف

سرکارؐ نے کرایا اللہ کا تعارُف ۷۱
میں دن نہ رات، کوئی اور کام کرتا ہُوں

مدیحِ سرورِ عالی مقامؐ کرتا ہُوں ۷۳
جب نبیؐ سب ہیں آپؐ کے تابع

اُمتی اُن کے بھی، ہُوئے تابع ۷۴
عفو و رحمت کا رہا ہر اک سے حضرتؐ کا سلوک

دشمنانِ جان و دیں سے بھی عنایت کا سلوک ۷۵
کرتے ہیں ہر کسی کو نبیؐ فیض یاب مُفت

جس طرح نُور بانٹتا ہے آفتاب مُفت ۷۷
تم نے پوچھا ہے تو سُن لو، یہ ہے میرا اعتقاد

سرورِ عالمؐ کا چہرہ کھیعص ۷۹
ہو فرض کیسے ادا، کچھ نظر نہیں آتا

کہوں میں نعت میں کیا، کچھ نظر نہیں آتا ۸۱
اِدھر نبیؐ کے لیے ہے محبتِ وہاب

اُدھر حضُورؐ کے ممدُوح حضرتِ وہاب ۸۳
اسرارِ کبریا شہِ عالی ہممؐ سے پُوچھ

ہر بات جو نبیؐ کی ہے، نُورِ قِدَم سے پُوچھ ۸۵
ہر بحرِ غم سے پار وہ انساں ہُوا فقط

جس کو رہا حضُورؐ ہی کا آسرا فقط ۸۷
نعت میں ہُوں مشغول مَیں ایسا

حمد ہے میرے لب پر گویا ۸۹
جو مدحِ مُصطفیٰؐ دو ایک پل کی

توقع ہو گئی ہے ماحصل کی ۹۰
کیسے نبیؐ کی مدح کرے یہ اُدھوری سوچ

پرواز بھی کرے تو کہاں پہنچے اپنی سوچ ۹۱
چھا گیا ہے شہرِ آقاؐ میرے چشم و گوش پر

کیسا اندازِ کرم ہے مجھ سے عصیاں کوش پر ۹۳
لے گئے آخر بچا کر صاف وہ محبوبِ پاکؐ

ورنہ کر دیتی ہمیں تو معصیت کاری ہلاک ۹۳

کوئی دے جائے مجھے آ کر تسلّی ایک آدھ
ہو گی آقا کی نظر مجھ پر کرم کی ایک آدھ ۹۵

کرے گا قصد جو آقاؐ کے پاس آئے گا
وہ لُطف پائے گا، بے رنج و یاس آئے گا ۹۷

مضبُوط جس قدر ہو سرکارؐ سے تعلّق
اُتنا ہی ہو گا اُن کے تذکار سے تعلّق ۹۹

رسُولِ پاکؐ کا محبُوب ٹھہرا ایزداں واحد
حبیبؐ اُس کے بھی ہیں آخر شہِ ہر انس و جاںؐ واحد ۱۰۱

مَیں ہُوں نبیؐ کا شیدا، اِس میں نہیں ہے شُبہ
یہ ہے کرم خُدا کا، اِس میں نہیں ہے شُبہ ۱۰۳

کرتے ہیں جیسے نعت میں لفظ و بیاں اِکٹھ
سب رازداں ہوں جمع، کریں ہم زباں اکٹھ ۱۰۵

ہوتی رہے مسلسل طیبہ میں باریابی
یا رب! تُو اِس سفر کا مُجھ کو بنا دے عادی ۱۰۷

سرکارؐ نے جو بات کی، ہرگز نہ تھی غَلَط
طاغُوت کی جو بات تھی، ثابت ہُوئی غَلَط ۱۰۹

غیر آقاؐ کا جو ہے، میرا غیر
اُن کا جو ہے، نہیں ہے اپنا غیر ۱۱۰

محترم اپنے، ٹھہرے چوپائے
طیبہ میں رہنے والے چوپائے ۱۱۱

جہاں پہ جو چھائے ہیں رحمت کے بادل
پیمبرؐ کے دم سے ہیں رحمت کے بادل ۱۱۳

جب ہُوا سرکارؐ کے روضے کا در اپنے قریب
ہو گیا بے شُبہ حُسن مُنتظر اپنے قریب ۱۱۵

عجزِ مدحت (۶۳-اشعار) — صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۲...

مدیحِ سرکار ﷺ

نبی ﷺ کے شہرِ حسیں تک رسائیوں کے لیے
وسیلے ہم نے تو مدحت سرائیوں کے لیے

ہمارے خالق و مالک نے کر دیا مُختص
درِ حبیبِ خُدا ﷺ جبّہ سائیوں کے لیے

درُود ہم نے پڑھا جب بھی اپنے آقا ﷺ پر
فرشتے ساتھ رہے ہمنوائیوں کے لیے

نبی ﷺ نے ہم کو چھڑایا گُنہ کے چُنگل سے
مزے اُنھی کے سبب سے رہائیوں کے لیے

نبی ﷺ کے شہرِ مُقدّس کا ایک جلوہ بھی
بہت ہے قلب و نظر کی صفائیوں کے لیے

نہ خوف لاؤ دلوں میں، نہ غم سے گھبراؤ
حضُور ﷺ آئے ہیں مُشکل کُشائیوں کے لیے

وسیلہ مجھ کو ہے کافی جنابِ حمزہؓ کا
رہے کریم ﷺ کی الطاف زائیوں کے لیے

نبی ﷺ کے مدح سراؤں کی کشتیوں کا نہ پُوچھ
فرشتے کم تو نہیں ناخُدائیوں کے لیے

مرے حضور ﷺ سا لیکن کوئی نہیں آیا
رسول ؐ آئے تو یوں رہنمائیوں کے لیے

نبی ﷺ نے ہم سے کمینوں کو باریاب کیا
یہ بات کافی نہیں خود ستائیوں کے لیے؟

مرے نبی ﷺ سے طلب کرنا رحمتیں اُن کی
ملا جو اذن تمھیں لب کشائیوں کے لیے

ہمارے دل سے خیالِ نبی ﷺ جدا نہ ہُوا
کیا فلک نے تو سب کچھ جدائیوں کے لیے

مرے حضور ﷺ کے قریے میں ۹۲ء کے بعد
مزے بھی ہم نے بہت آشنائیوں کے لیے

نبی ﷺ کا عشق ہو دل میں تو ہم رکھیں دل میں
محبت اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے

نبی ﷺ سے پیار ہو محمودؔ اگر ہمیں سچا
نہ گوشہ نرم رکھیں ہم برائیوں کے لیے

مدیحِ سرکار ﷺ

جو کی سرکارؐ نے عُقدہ کُشائی — تو ناممکن ہے میری جگ ہنسائی
ہُوں مشغولِ درُود مُصطفائیؐ — فرشتے کر رہے ہیں ہم نوائی
حبیبِ پاکؐ کو مبعوث کر کے — خدا نے کی مری مُشکل کُشائی
کہے قرآن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمْ — ملا جن کو مقامِ آشنائی
یہاں ہے، تو وہاں بھی ہے یقیناً — مرے سرکارؐ کی فرماں روائی
جہاں ذاتِ خدا جلوہ کُناں ہے — وہاں تک ہے فقط انؐ کی رسائی
ملی ہے سربلندی اُس کو، جس نے — نبیؐ کے نام پر گردن جھکائی
اُسے چِنتا نہیں ہے فرِّ شاہاں — جسے مل جائے طیبہ کی گدائی
مَیں مدّاحِ حبیبِ کبریاؐ ہُوں — سمجھتے ہو تو سمجھو خود ستائی
مجھے ہر سال بُلواتے ہیں طیبہ — یہی ہے خوش نصیبی انتہائی
عزیزو! رنگ لائے گی یقیناً — قیامت میں مری مدحت سرائی
لحد میں بھی پڑھوں نعتِ پیمبرؐ — نوا بن جائے میری بے نوائی
مری نعتیں مرا زادِ سفر ہے — یہی تو ہے مری ساری کمائی
مجھے سرکارؐ خوش نظروں سے دیکھیں — مرے کام آئے میری جبہہ سائی

اُنھی کا میں رہا ممنونِ احساں
ہر اک شے جن سے ہے محمودؔ پائی

مرے حضور ﷺ سا لیکن کوئی نہیں آیا
رسول ؑ آئے تو یوں رہنمائیوں کے لیے

نبی ﷺ نے ہم سے کمینوں کو باریاب کیا
یہ بات کافی نہیں خُود ستائیوں کے لیے؟

مرے نبی ﷺ سے طلب کرنا رحمتیں اُن کی
ملا جو اذن تمھیں لب کُشائیوں کے لیے

ہمارے دل سے خیالِ نبی ﷺ جُدا نہ ہُوا
کیا فلک نے تو سب کچھ جُدائیوں کے لیے

مرے حضور ﷺ کے قریے میں ۹۲ء کے بعد
مزے بھی ہم نے بہت آشنائیوں کے لیے

نبی ﷺ کا عشق ہو دل میں تو ہم رکھیں دل میں
محبّت اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے

نبی ﷺ سے پیار ہو محمودؔ اگر ہمیں سچّا
نہ گوشہ نرم رکھیں ہم بُرائیوں کے لیے

مدیحِ سرکار ﷺ

جو کی سرکارؐ نے عُقدہ کُشائی
تو ناممکن ہے میری جگ ہنسائی

ہُوں مشغُولِ درُود مُصطفائیؐ
فرشتے کر رہے ہیں ہم نوائی

حبیبِ پاکؐ کو مبعُوث کر کے
خدا نے کی مری مُشکل کُشائی

کہے قرآں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ
مِلا جن کو مقامِ آشنائی

یہاں ہے، تو وہاں بھی ہے یقیناً
مرے سرکارؐ کی فرماں روائی

جہاں ذاتِ خدا جلوہ کُناں ہے
وہاں تک ہے فقط انؐ کی رسائی

مِلی ہے سربلندی اُس کو، جس نے
نبیؐ کے نام پر گردن جُھکائی

اُسے جچتا نہیں ہے فرِّ شاہاں
جسے مل جائے طیبہ کی گدائی

مَیں مدّاحِ حبیبِ کبریاؐ ہُوں
سمجھتے ہو تو سمجھو خُود ستائی

مجھے ہر سال بُلواتے ہیں طیبہ
یہی ہے خوش نصیبی انتہائی

عزیزو! رنگ لائے گی یقیناً
قیامت میں مری مدحت سرائی

لحد میں بھی پڑھوں نعتِ پیمبرؐ
نوا بن جائے میری بے نوائی

مری نعتیں مرا زادِ سفر ہے
یہی تو ہے مری ساری کمائی

مجھے سرکارؐ خُوش نظروں سے دیکھیں
مرے کام آئے میری جبہہ سائی

اُنھی کا میں رہا ممنونِ احساں
ہر اک شے جن سے ہے محمودؔ پائی

مدیحِ سرکار ﷺ

مُقدّر سے ملا ایقانِ توحید
کہ ہے آقا ﷺ کی اُلفت جانِ توحید

خدا واحد، حبیب ﷺ اُس کے بھی یکتا
عقیدہ ہے یہی شایانِ توحید

وہ ﷺ محبوبِ خُدائے دو جہاں ہیں
نبی ﷺ کی شان ہے عُنوانِ توحید

ہے مضمر اِس میں تسلیمِ رسالت
یہی ہے معنیٔ ایقانِ توحید

درِ آقا ﷺ پہ سر اپنا جھکاؤ
کہ حاصل ہو تمھیں عرفانِ توحید

ھُوئے ہیں زمزمہ پیرائے طیبَہ
ھُوئے ہیں جس قدر مُرغانِ توحید

رسُولِ پاک ﷺ کی اُمّت میں ہوتے
جو دل سے مانتے احسانِ توحید

کہاں توحید خالص تھی جہاں میں
نبی ﷺ ہیں سلسلہ جُنبانِ توحید

اَحد کا حُکم جو محمودؔ لائے
وہی ہیں صاحبِ فرمانِ توحید

مدیحِ سرکار ﷺ

نبی (ﷺ) کی عطا کا کھُلا راز دیکھو
یہ ہے رحمتِ حق کا انداز، دیکھو

اُڑا طائرِ فکر طیبَہ کی جانب
ذرا اِس کا اندازِ پرواز دیکھو

درودِ نبی (ﷺ) کی ہے معجز نمائی
خدا اور ملائک ہم آواز دیکھو

لگاتا ہے جو کُوئے آقا (ﷺ) کے پھیرے
اُسی کو خلائق میں ممتاز دیکھو

مگن پاؤ آقا (ﷺ) کی الفت میں جس کو
قیامت میں اس کو سر افراز دیکھو

لرزنا رُکا جسمِ جبلِ اُحُد کا
ذرا پائے سرور (ﷺ) کا اعجاز دیکھو

اُسے دَرس دو سیرتِ مُصطفیٰ (ﷺ) کا
جو انساں کوئی فتنہ پرواز دیکھو

تمنّا ہے قُربت کی کس کو کسی سے
ذرا اُدنُ مِنّی کے انداز دیکھو

اڑا ہے تو ارضِ نبی (ﷺ) تک گیا ہے
مرے فکرِ عالی کا شہباز دیکھو

بقیعِ مُقدّس ہے انجام اِس کا
مِری نعت گوئی کا آغاز دیکھو

مَیں تحقیقِ نعتِ نبی (ﷺ) میں ہُوا گُم
مِری رفعتیں، میرا اِعزاز دیکھو

حبیبِ خُدا (ﷺ) ہیں جو محمودؔ، اُن کو
غریبوں، فقیروں کا دمساز دیکھو

مدیحِ سرکار ﷺ

شفاعت آپ ﷺ کی مانے گا کبریا آخر
کہ ہیں اُسی کے تو محبُوب مُصطفیٰ ﷺ آخر

مَیں اُن کے در پہ گیا اور بار بار گیا
یہی تھا اُن ﷺ کی محبّت کا اقتضا آخر

مِرے نبی ﷺ کی رسائی کی مُمکنات کا راز
کُھلا تو رفعتِ معراج سے کُھلا آخر

بر آئی دل کی تمنّا، خُدا نے بات سُنی
دِیا جو واسطہ محبُوبِ پاک ﷺ کا آخر

بجا کہ بعد میں اللہ کی نظر میں رہا
درِ حضُور ﷺ پہ جس نے بھی دی صَدا آخر

اے رہروانِ طلب! تم پہ منزلوں کا نشاں
کرے گا آئنہ آقا ﷺ کا نقشِ پا آخر

جلو میں مدحتِ آقا ﷺ کے فکر کا اشہب
چلا تو وادیٔ حیرت میں جا رُکا آخر

کرم ہے یہ بھی اُنھی کا کہ مُجھ سے عاصی نے
کِیا ہے مدحِ نبی ﷺ کا جو حوصلہ آخر

خدا کے در پہ تو شُنوائی ہی نہ ہوتی تھی
درِ نبی ﷺ پہ غموں کی کہی کتھا آخر

پہنچ گیا جو مَیں دربارِ سرورِ دیں ﷺ میں
قبول ہو گئی میری ہر اک دُعا آخر

بہت فراق کے گرداب نے دیے چکّر
سفینہ میرا کنارے پہ آ لگا آخر

ترانہ نعت کا ہو گا لبوں پہ حشر کے دن
وہاں کرے گا مُقدر مِرا وفا آخر

اِسی لیے تو فروزاں ہیں یہ مہ و خورشید
مِرے حضور ﷺ سے پائی جو ہے ضیا آخر

ہُوئی زیارتِ سرکار ﷺ موت سے پہلے
مریضِ ہجرِ نبی ﷺ کو ہُوئی شفا آخر

خدا نے قبر کے بھی مرحلے کیے آساں
شبیہِ آقا ﷺ کو اُس جا دِیا دِکھا آخر

ہر ایک جا سے جو مایُوس لوٹ آیا ہے
درِ رسُول ﷺ پہ تقدیر آزما آخر!

اُٹھی نگاہ جو میزان کی طرف اُن کی
قضیّہ جتنا تھا، وہ ختم ہو گیا آخر

حضورِ خالقِ کونین مُستجاب ہُوئی
مِرے حضور ﷺ کے خُدّام کی دُعا آخر

مِرے کریم ﷺ کے محمود دیکھ کر تیور
معاف ہو گئی میری ہر اِک خطا آخر

مدیحِ سرکار ﷺ

سر بسر التفات لگتا ہے — کوئی خالق صفات لگتا ہے
قُربِ خالق، تقرُّبِ آقا ﷺ — نُخُنِ صد نکات لگتا ہے
جو مطیعِ حبیبِ خالق ہے — مالکِ شش جہات لگتا ہے
سیرتِ پاک کا ہر اک لمحہ — واضعِ مُعجزات لگتا ہے
حفظِ ناموسِ مُصطفیٰ ﷺ کرنا — باعثِ صد نَجات لگتا ہے
آبرُوئے نبی ﷺ پہ جاں دینا — مجُھ کو عینِ حیات لگتا ہے
نامِ نامی رسولِ اکرم ﷺ کا — وجہِ عرفانِ ذات لگتا ہے
اُسوہ میرے کریم مالک ﷺ کا — رہنمائے حیات لگتا ہے
عالَم عالَم نبی ﷺ کا رحم و کرم — چشمۂ التفات لگتا ہے
میرے آقا ﷺ کا مُتّبع بندہ — رازدارِ حیات لگتا ہے
بیرِ ناقہ کا پُر شِفا پانی — مجُھ کو آبِ حیات لگتا ہے
سُن کے آقا ﷺ کا نام، اِسے پڑھنا — یہ وجوبِ صلوٰۃ لگتا ہے
میرے آقا ﷺ کے در کا ہے خادِم — جو ستُودہ صفات لگتا ہے
طیبہ جس سال جا نہیں سکتا — مجُھ کو سالِ وفات لگتا ہے
ہو رہی ہیں جو پے بہ پے نعتیں — مجُھ پہ کچُھ التفات لگتا ہے
بندہ محمودؔ میرے سرور ﷺ کا — وارثِ کائنات لگتا ہے

مدیحِ سرکار ﷺ

میرا خالق جو مرا داتا ہے — کس کو معراج پہ بلواتا ہے
جس پہ سرکارؐ کو پیار آتا ہے — سچ ہے، اللہ کو وہ بھاتا ہے
دردِ ہجراں جسے تڑپاتا ہے — گیت طیبہ کے وہی گاتا ہے
ربُّ الارباب کا پیارا بندہ — دولتِ عشقِ نبیؐ پاتا ہے
مدحِ آقاؐ میں مگن رہتا ہوں — سر پہ رحمت کا بڑا چھاتا ہے
حشر کی فکر اسے کیا ہو گی! — وہ جو سرکارؐ کا کہلاتا ہے
میں تو اُن کا ہوں، رہوں گا اُن کا — رب بھی محبوبؐ کا ہو جاتا ہے
جس نے دیکھا ہے مدینہ، اس کو — دوسرا شہر نہ یاد آتا ہے
شعر آتا ہے زباں پہ اُس وقت — بُعدِ طیبہ کا جو تڑپاتا ہے
جس کو کہتے ہیں گدائے طیبہ — وہ اِس اعزاز پہ اِتراتا ہے
مُجھ کو سرکارؐ کا ادنیٰ خادم — میرا مُحسن ہے، جو ٹھہراتا ہے
واہ میلادِ حبیبِ خالقؐ — میرے احساس کو گرماتا ہے
ہجرِ طیبہ میں جو نکلا آنسُو — مینہ وہ اُلطاف کا برساتا ہے
مَیں تو جاتا ہی رہُوں گا طیبہ — گرچہ شیطان تو پھُسلاتا ہے

انؐ کا محمودؔ، گزارش اپنی
انؐ سے ہر مرتبہ منواتا ہے

مدیحِ سرکار ﷺ

اُلفت کا گیت جس سے بھی گایا نہیں گیا
اُس کو درِ نبی ﷺ پہ بُلایا نہیں گیا

دل میں ہمارے، کوئی بھی پایا نہیں گیا
اُنؐ کے سوا کوئی نہیں آیا، نہیں گیا

کیا پُوچھتے ہو مجُھ سے محبّت کا ماجرا
غیرِ نبی ﷺ سے جی کو لگایا نہیں گیا

اللہ میں، اور اُس کے حبیبِ لبیب ﷺ میں
جو اصل راز ہے، وہ بتایا نہیں گیا

بعثت حضور ﷺ کی جو ہے، صَرف اُس کا ذکر ہے
احسان کوئی اور جتلایا نہیں گیا

خُوشِ بختیوں پہ ناز نہ ہو کس لیے مجھے
جی مدحِ مُصطفیٰ ﷺ سے چُرایا نہیں گیا

دولت سرائے سرورِ عالی مقام ﷺ سے
خالی کوئی بھی اپنا، پرایا نہیں گیا

راندہ گیا ہے بارگہِ کبریا سے وہ
جس سے درِ حضُور ﷺ پہ جایا نہیں گیا

مدت ہوئی کہ ایک غزل بھی نہ ہو سکی
سچ ہے، یہ بوجھ مجھ سے اُٹھایا نہیں گیا

سرکار ﷺ کا کرم ہو تو قابو ہو نفس پر
یہ جانور کسی سے سدھایا نہیں گیا

کیا اس کی زندگی کی حقیقت بتاؤں میں
جو طیبہ ایک بار بھی پایا نہیں گیا

اوقات جانتا تھا میں اپنی، اسی لیے
جالی کو مجھ سے ہاتھ لگایا نہیں گیا

مجھ سے تو ایک پل کے لیے بھی، خدا گواہ
طیبہ کو اپنے جی سے بھلایا نہیں گیا

گریہ نے طیبہ میں مرے پاؤں پکڑ لیے
خوش ہو کے اُس جگہ سے تو آیا نہیں گیا

دفنِ بقیعِ پاک کا اعزاز تو ملے
محمودؔ کو جو طیبہ بسایا نہیں گیا

مدیحِ سرکار ﷺ

جو شخص شہرِ نور کی روشن گلی میں ہے
وہ ظلِ بے نہایتِ لطفِ نبی ﷺ میں ہے

احسان مانتا رہے آقا حضور ﷺ کا
انسانیت ذرا بھی اگر آدمی میں ہے

ملتا نہیں کہیں سے بھی، سرکار ﷺ نے کہا
جو انبساط و بہجت و کیف آشتی میں ہے

آقا حضور ﷺ سے وہ کشائش طلب کرے
بندہ کوئی جو حالتِ بے چارگی میں ہے

حق کی تلاش ہے تو رہِ مصطفیٰ ﷺ پہ چل
ایسا حصول آپ ﷺ ہی کی پیروی میں ہے

ملتا نہیں ہے اور کہیں، لاکھ ڈھونڈیے
وہ لطف، شہرِ پاک کی جو حاضری میں ہے

آقا ﷺ کے در پہ اشک بنیں حرفِ آرزو
اظہارِ قلبِ زار یہاں خامشی میں ہے

دنیا و آخرت کی ہے جو نعمت ایک اِک
وہ دستِ پاکِ مُطّلبی ہاشمی ﷺ میں ہے

شہرِ حضور ﷺ طیبۂ اقدس میں جو گیا
نورِ ازل کی روشنیٔ دائمی میں ہے

میرے رسولِ پاک ﷺ کی اِک اِک حدیث میں
جو بات ہے، وہ آدمی کی بہتری میں ہے

عظمت نہ وہ ملے گی کسی کو، خُدا گواہ!
جو دامنِ رسول ﷺ سے وابستگی میں ہے

طیبہ میں درد و رنج و الم کی فضا نہیں
جو آ گیا، وہ مبتلا اِس جا خُوشی میں ہے

کہلا رہا ہے عاشقِ سرکار ﷺ ہر کوئی
اک مرحلہ کٹھن مگر اِس عاشقی میں ہے

محمودؔ نعت کہنے میں حاصل ہُوا مجھے
احساس جو جہان کی شاہنشہی میں ہے

مدحِ سرکار ﷺ

لُطفِ حضور ﷺ ہی سے ہے، ذرّہ ہے یا پہاڑ
ورنہ یہ کاہ چیز ہے کیا، اور کیا پہاڑ

اُن کے کرم سے مشکلیں حل ہو گئیں تمام
ویسے تو میرا ایک اِک تھا مُدّعا پہاڑ

رختِ سفر بنا لیا نامِ حضور ﷺ کو
سر کر لیا ہے اِس طرح اُمّید کا پہاڑ

سائے میں لے کے مجھ کو سزا سے بچائے گا
خائف نہیں کہ ہے کرمِ مُصطفیٰ ﷺ پہاڑ

شق ہو کے آپ، لے لیا آغوش میں اُنھیں
دیکھو، یہ کر چکا ہے نبی ﷺ سے وفا پہاڑ

کام آئی ہے، اُحُد سے جو اُلفت مجھے رہی
وصلِ نبی ﷺ کو میرا بنا واسطہ پہاڑ

جو کچھ مرے حضور ﷺ نے چاہا، وہی ہُوا
جبلِ اُحُد کو کر دیا فردوس کا پہاڑ

بچپن میں بھی حضور ﷺ کا یہ مرتبہ رہا
تھے پیڑ سر بہ خم، جو ہُوا جُبّہ سا پہاڑ

لُطفِ نبی ﷺ سے آیا نظر کاہ کی طرح
آغاز میں تو واقعی مُجھ کو لگا پہاڑ

کرتے نہ اُن کو سرورِ عالم ﷺ اگر معاف
طائف کے رہنے والوں پہ گرتا کھڑا پہاڑ

میرے نبی ﷺ کے پاؤں کی ٹھوکر کا فیض تھا
بھونچال کے اثر سے جو آخر رُکا پہاڑ

مَیں دامنِ اُحُد میں جو پڑھتا ہوں نعتِ پاک
لگتا ہے، میرا ہو گیا ہے ہم نوا پہاڑ

مَیں ذرّۂ حقیر تھا محمودؔ ۔ اب نہیں
وہ یُوں، کہ ہے حضور ﷺ کی شانِ عطا پہاڑ

مدیحِ سرکار ﷺ

نعت کہنے میں مرا ذوقِ سعادت دیکھ کر
مُجھ کو بُلوایا مرے آقا ﷺ نے نیّت دیکھ کر

ساتویں بار آؤں گا درگاہِ حضرت ﷺ دیکھ کر
مُجھ کو تسکیں مل گئی خوابِ مسرّت دیکھ کر

ہاتھ پھیلائے نظر آئے نہ کیوں سارا جہاں
اُن کی رحمت دیکھ کر، اُن کی سخاوت دیکھ کر

جمگھٹا کرلیں گی ساری اُمّتیں آقا ﷺ کے گِرد
پرچمِ رحم و کرم، چترِ شفاعت دیکھ کر

سرد ہو جائے گی اک پل میں تمازت حشر کی
سایہ افگن میرے سر پر لُطف کی چھت دیکھ کر

خوف پھر میزان یا دوزخ کا کیا ہو گا ہمیں
صُورتِ سرکار ﷺ کو روزِ قیامت دیکھ کر

اُس سے بڑھ کر شادماں ہوں مَیں نبی ﷺ کے شہر میں
جس قدر مسرُور ہوں گے لوگ جنّت دیکھ کر

سر بہ خم تھا، چُپ لگی تھی، گُنگ تھی میری زباں
خُوش ہوئے آقا ﷺ مرا اشکِ ندامت دیکھ کر

من رآنی قد رأ الحق نے ہمیں سمجھا دیا
اُس کی صُورت دیکھ لیں گے، اِن کی صُورت دیکھ کر

اختیارات اَن کے جو تسلیم اب کرتے نہیں
مان لیں گے حشر کے دن اُن کی قدرت دیکھ کر

مَیں رہُوں گا سرورِ عالم ﷺ کے جھنڈے کے تلے
خوف کیوں مجھ کو ہو خورشیدِ قیامت دیکھ کر

میرے آقا ﷺ نے کہا، اُلفت ہے آپس میں ہمیں
جبلِ جنّت کی اُحُد کے دن عزیمت دیکھ کر

میں تو کرتا ہوں بس اک درخواست آقا ﷺ کے حضُور
طیبہ بُلواتے ہیں وُہ شوقِ زیارت دیکھ کر

طیبہ آنے کا مجھے اِذنِ مسلسل مل گیا
خُوش ہُوئے سرکار ﷺ میرے جی کی رقّت دیکھ کر

میری ہر ہر نعت کا ہر مصرع بنتا ہے سوال
یُوں بُلا لیتے ہیں آقا ﷺ میری حالت دیکھ کر

دل مِرا لاہور کی گلیوں میں اب لگتا نہیں
آ گیا ہُوں جب سے مَیں وہ شہرِ رحمت دیکھ کر

پھر کرم فرمائیں گے، محمودؔ نعتوں میں ترا
اہتمامِ حکمتِ تحدیثِ نعمت دیکھ کر

مدیحِ سرکار ﷺ

نعت گوئی کے سبب ملتی ہے فرحت کی نوید
جانتے ہیں ہم اِسے رب کی عنایت کی نوید

مانتے ہیں صدقِ دل سے حُکم جو سرکار ﷺ کا
ایسے لوگوں کو خُدا دیتا ہے اُلفت کی نوید

سارے انسانوں کو جی میں خوف روزِ حشر کا
مُجھ کو تو یہ دن ہے آقا ﷺ کی زیارت کی نوید

سیّدِ مختار ﷺ نے از راہِ اُمّت پروری
عاصیوں کو بھی عطا فرمائی جنّت کی نوید

جن سے سرزد ہو گئے وُہ، جو کبیرہ ہیں گناہ
میرے آقا ﷺ نے اُنھی کو دی شفاعت کی نوید

ماننے والے ہیں جو محبوبِ خالق ﷺ کے، اُنھیں
خالقِ کُل نے عطا فرمائی نُصرت کی نوید

مَت کہو مُردہ اُنھیں، زندہ ہیں وہ، پاتے ہیں رِزق
ہے نبی ﷺ کے جانثاروں کو مشیّت کی نوید

میرے خالق نے جو دی بنجر دلوں کے واسطے
بعثتِ سرکار ﷺ ہے بارانِ رحمت کی نوید

دی ابوبکرؓ و عمرؓ کو رحمتِ سرکار ﷺ نے
مستقل انداز کے حُسنِ رفاقت کی نوید

بے تعلّق رہنے والوں کا تو ہو گا احتساب
نام لیواؤں کو ہے محشر مَسرّت کی نوید

جب لواء الحمد کے سائے میں ہوں گے مُصطفیٰ ﷺ
ساری اُمّت کے لیے ہے اُن کی جلوت کی نوید

اوّل و آخر درودِ پاک کا جب وِرد ہو
تب دُعا کو ملتی ہے بے شک اِجابت کی نوید

اِس کے باعث حاضری محمودؔ طیبہ میں ہُوئی
ہم کو دی ہے رحمتِ عالم ﷺ نے رحمت کی نوید

مدیحِ سرکار ﷺ

سینوں میں انبیاؑ کے بسا ہے درودِ پاک
بالائے عرشِ پاک لکھا ہے درودِ پاک

تعمیلِ حُکمِ ربِّ عُلا ہے درودِ پاک
خوش بخت ہے وہ، جس نے پڑھا ہے درودِ پاک

اَوراد جس قدر ہیں، سبھی کا اثر بجا
لیکن قبولیت میں جُدا ہے درودِ پاک

کرتا ہے تزکیہ یہی جُملہ قلُوب کا
آخر کو وِردِ اہلِ صفا ہے درودِ پاک

پائے گا دل کی ساری مُرادیں وہ بے طلب
جس کے لبوں کا حَرف بنا ہے درودِ پاک

خالق کی رحمتوں کو یہ لاتا ہے گھیر کر
ہاں! وجہِ اِستجابِ دُعا ہے درودِ پاک

رضوان آپ اُس کو کہے گا "خوش آمدید"
جس کے لبوں پہ صُبح و مَسا ہے درودِ پاک

جتنے درود خواں ہیں، مُقلّد خُدا کے ہیں
وہ اس لیے کہ رب کی ادا ہے درودِ پاک

اُس کی اِک اِک صَدا پہ توجُّہ خُدا کی ہے
لب پر اگر کسی کے سَدا ہے درودِ پاک

اِس نے مجھے مدینے کا رستہ دکھا دیا
مُرشد ہے، میرا راہنما ہے درودِ پاک

ہر روز میرا نام پہنچتا ہے آپ ﷺ تک
میرے کریم ﷺ تک جو رسا ہے درودِ پاک

روز و شب اُس کے، سایۂ رحمت میں آ گئے
روزانہ جس کسی نے پڑھا ہے درودِ پاک

ربِّ کریم کا ہے ازل سے یہی شعار
اور پھر، ملائکہ کی صدا ہے درودِ پاک

جو بھیجتا ہے دائماً اپنے حبیب ﷺ پر
معلوم بس اسی کو ہے، کیا ہے درودِ پاک

لے جائے گا وہ ساتھ دُعاؤں کو بالضُّرور
بابِ قبُول تک جو گیا ہے درودِ پاک

محمودؔ یہ مشاہدہ بھی، تجربہ ہے
لُطفِ نبی ﷺ و فضلِ خُدا ہے درودِ پاک

مدیحِ سرکار ﷺ

ذکر اُس کا ہو رہا ہے گھر گھر مُؤدّبانہ
ہو آیا جو نبی ﷺ کے در پر مُؤدّبانہ

گُنبد کی ضَو کے آگے، مینار کے مقابل
دیکھا ہے ہم نے شاہِ خاور مُؤدّبانہ

سب نعمتیں جہاں کی، اُس کو ہُوئیں میسّر
رہتا ہے جو بہ پیشِ سرور ﷺ مُؤدّبانہ

اَلطافِ مُصطفیٰ ﷺ کے دیکھے عجب نظارے
قدمین میں جو آئے رہ کر مُؤدّبانہ

سب جانور بھی آقا ﷺ کے آگے سر بہ خم تھے
اور حُکم مانتے تھے کنکر مُؤدّبانہ

سرکار ﷺ کو سُنا کر اک نعت کا قصیدہ
تھامُوں گا حشر کو مَیں چادر مُؤدّبانہ

ٹوپی کے ساتھ سر پر، سینے کے ساتھ دل پر
رکھتا ہوں نقشِ نعلِ اطہر مؤدّبانہ

تکریم آشنا ہے بادِ نسیمِ طیبہ
اِس راہ پر چلی ہے صَرصَر مؤدّبانہ

ہم کو بھی ہو میسّر وہ کیفیت ادب کی
جیسے رہے اُحُد کے پتھّر مؤدّبانہ

جانا نبی ﷺ کے در پر یہ بات دل میں رکھ کر
ہو ہر عمل تمھارا یکسر مؤدّبانہ

محمودؔ جانتا ہے آداب حاضری کے
حاضر ہُوا ہے طیبہ احقر مؤدّبانہ

مدیحِ سرکار ﷺ

نبیؐ کے در پہ مَیں ہر روز جاؤں — تمنّا ہے یہ میری روز افزوں
رسولِ پاکؐ کا مدحت سرا ہوں — مِرے کام آئی میری طبعِ موزوں
ملی آقاؐ سے استغنا کی دولت — ہُوا ہے بے حقیقت گنجِ قاروں
طمانینت کہاں پائے جہاں میں — فضائے طیبۂ اقدس کا مفتوں
نبیؐ کے شہر کی یادوں سے جاری — ہر اک مومن کی آنکھوں سے ہے جیحوں
مِرے آقاؐ ہیں خود اُن کی ضمانت — جو خوشِ قسمت مدینے میں ہیں مدفوں
گدا ہوں سرورِ ہر دوسراؐ کا — مِرے آگے ہو کیا فرِّ فریدوں
ملی جبریلؑ سے مجھ کو اعانت — جو سُوجھا مدحتِ آقاؐ میں مضموں
قلمؔ ہو جب رواں ہجرِ نبیؐ میں — لُنڈھائے اشک میری چشمِ پُرخوں
اُنھی کی ذات سے منسوب ہو گا — قیامت تک مِرا ہر بیتِ موزوں
نہ بگڑا، کچھ نہ بگڑا نعت گو کا — مخالف گو رہا ہے بختِ واژوں

مِرے آقاؐ بہت اچھے ہیں محمودؔ
بُرا ہوں، مَیں بُرا ہوں، مَیں بُرا ہوں

مدیحِ سرکار ﷺ

نبی ﷺ طالب ہیں تو غفّار مطلُوب
خدا طالب ہے تو سرکار ﷺ مطلوب

وہ دیکھے مُصطفیٰ صَلِّ علیٰ کو
جسے خالق کا ہو دیدار مطلوب

یہ فرمانِ نبی ﷺ ہے، یاد رکھّو
مجُھے مومن کا ہے کردار مطلوب

کسے اُلفت نہیں شہرِ نبی ﷺ سے
نہیں کس کو درِ سرکار ﷺ مطلوب

جو ہے فرزانہ، وہ ڈھونڈے گُلوں کو
مجُھے تو ہیں وہاں کے خار مطلوب

طلب صادِق ہے فضلِ کبریا سے
میں طالب ہوں، مجھے سرکار ﷺ مطلوب

زیارت اُن کو کیا طیبہ کی ہو گی
جنھیں دُنیا ہُوئی، اے یار! مطلُوب

درودِ پاک ہے اُن کے لبوں پر،
جنھیں ہوتا ہے اِستغفار مطلوب

طلب محمودؔ کیا دنیا کی مجھ کو
مِرے ہیں سیّدِ ابرار ﷺ مطلُوب

مدیحِ سرکار ﷺ

خُوش زمانے ہُوئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف
رنج سارے گئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

حق کا آنا ہی تو باطل کا چلا جانا ہے
کُفر و باطل گئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

اِس مہینے میں بہاریں سمت آئیں ہر سو
اللہ اللہ رے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

یہ شجر اور حجر، طائر و انسان و مَلَک
خُوش یہ سارے ہُوئے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

رحمتیں سارے عوالم میں بہ سُرعت پھیلیں
سب عوالم ہی کے سرکار ﷺ جو لائے تشریف

خاک کے سارے گھروندوں میں تجلّی آئی
نُور کے قصر سے سرکار ﷺ جو لائے تشریف

یہ جو ہر شے پہ خُوشی چھائی ہے، سارے خُوش ہیں
کیسی حیرت؟ ارے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

دے ہو کرم بارھویں تاریخ کے صدقے یا رب!
سب کو تو بخش دے، سرکار ﷺ جو لائے تشریف

مجُھ کو محمودؔ ہے میلادِ مبارک کی خُوشی
میرے آقا، مِرے سرکار ﷺ جو لائے تشریف

مدیحِ سرکار ﷺ

جس کو نبی ﷺ نے بخشی بس ایک مُسکراہٹ
اُس کو ہے سب خدائی بس ایک مُسکراہٹ

محشر میں فیصلہ جو میرا ہُوا تھا' بدلا
آقا ﷺ کی میں نے پائی بس ایک مسکراہٹ

پاتے تھے جو اُسامہ ؓ ہر روز مُصطفیٰ ﷺ سے
میں بھی تو پاؤں ایسی بس ایک مسکراہٹ

محشر میں حُزن و غم سے جب دل لرز رہے ہوں
اُن ﷺ کی ملے الٰہی! بس ایک مسکراہٹ

اک زیرِ لب ہنسی سے' ہم ہیں یہاں بھی زندہ
سرکار ﷺ! حشر میں بھی بس ایک مسکراہٹ

فردِ عمل کو دیکھیں آقا ﷺ تو مُسکرائیں
دھوئے ہر اک سیاہی بس ایک مسکراہٹ

حُور و قصُور آقا ﷺ میری طلب نہیں ہیں
دیں آپ ﷺ مجھ کو اپنی بس ایک مسکراہٹ

جن کو سزائے دوزخ دی جا چکی ہو' اُن کو
سرکار ﷺ کی ہے کافی بس ایک مسکراہٹ

جتنے بُرے عمل ہوں' جتنی کڑی سزا ہو
سب کا علاج اُن ﷺ کی بس ایک مسکراہٹ

محمودؔ خوش رہا وہ' اور رنج و غم سے چھُوٹا
جس نے بھی آزمائی بس ایک مُسکراہٹ

مدیحِ سرکار ﷺ

زیر دستوں' کو' تہی کیسوں کو' بے چاروں کو
دی ہے عزّت مِرے سرکار ﷺ نے ان ساروں کو

سرفگندوں کو سرافرازی کا تمغا بخشا
کر دیا خاک نشیں آپ ﷺ نے پنداروں کو

اختیار اُن کو قیامت میں ملیں گے ایسے
روک لیں گے وہ جہنّم کے سزاواروں کو

"اُمّتی' اُمّتی" لب پر رہا اکثر جن کے
کیوں رہائی نہ دلائیں گے گرفتاروں کو

جو ہُوا عترتِ آقا ﷺ کے سفینے پہ سوار
کس لیے لائے گا خاطر میں وہ منجدھاروں کو

جن کو معلوم ہے' رُکتا ہے تزلزل اِن سے
کیوں نہ رکھیں گے سر آنکھوں پہ وہ پیزاروں کو

اب زمانے میں اجالوں کی بہار آئی ہے
نُورِ سرکار ﷺ نے گُم کر دیا اندھیاروں کو

کیوں نہ اپنائیں وہ عاداتِ کریمہ اُن کی
عشقِ آقا ﷺ میں اہم جانیں جو کرداروں کو

اُن کی رحمت ہی سے اُترے گا مگر بارِ گُنہ
پیٹھ سے ہم جو گرا پائیں گے پُشتاروں کو

فتحِ مکّہ سے یہ ظاہر ہے، قیامت میں بھی
بخش دیں گے مِرے سرکار ﷺ خطا کاروں کو

دامنِ آقا ﷺ کا نہ چھوڑیں گے گُنہگار کبھی
جان جائیں گے اگر حشر کے معیاروں کو

اِن سے نکلے گی فقط مدحتِ آقا ﷺ کی صَدا
آپ چھیڑیں تو مِری رُوح کے اِن تاروں کو

یہ مدینے کے تھے، آنکھوں میں سمائے سب کی
حیثیت کیسی عطا کر دی گئی خاروں کو

میرے سرکار ﷺ کے دامن سے لپٹ جائیں سبھی
میرا پیغام ہو مَوصُول زیاں کاروں کو

جس سے ناخوش ہُوا رب، اُس کا ٹھکانا کیا ہے
بات سمجھائی ہے آقا ﷺ نے دل آزاروں کو

رحمتوں پر مِرے سرکار ﷺ کی، تکیہ کر لیں
کاش سمجھائے کوئی شخص یہ غم خواروں کو

اُن کو محمودؔ مِرا حُسنِ عقیدت سے سلام
ختم کرتے ہیں مدینے پہ جو گُفتاروں کو

مدحِ سرکار ﷺ

جی کو پسند کب ہے کوئی عارضی رَوِش
خُلقِ نبی ﷺ ہے اپنے لیے دائمی رَوِش

وہ ہے مُحِبِ خدا کا، یہ قرآن نے کہا
اپنائے مُصطفیٰ ﷺ کی اگر آدمی رَوِش

ہم پر ہے فرض، اس کو کریں اختیار ہم
بھائی ہے کبریا کو جو سرکار ﷺ کی رَوِش

ہر ہر قدم پہ شہرِ نبی ﷺ دیکھتا ہوں میں
کیسی دِکھا رہی ہے مجھے شاعری رَوِش

ہم تو نبی ﷺ کے در کے گداؤں کے ہیں گدا
ہم کو پسند آئے گی کیا خُسروی رَوِش

پیشِ حضُور ﷺ بھی کریں اظہار فخر سے
ہم سب جو اختیار کریں فقر کی رَوِش

خلاّقِ کائنات کو بھاتی ہے دوستو!
جو ہے پسندِ خاطرِ آقا ﷺ وہی رَوِش

سرکار ﷺ! ہم کو اپنی رَوِش پر چلائیے
سچ تو یہ ہے کہ اپنی ہے ناگفتنی رَوِش

اُن پر نگاہِ لُطفِ حبیبِ خُدا ﷺ رہے
جو لوگ اختیار کریں بُوذریؓ رَوِش

بالائے نُہ فلک شبِ اِسرا گئے نبی ﷺ
جس راہ پر چلے، وہ بنی کوکبی رَوِش

جس کا نہیں نبی ﷺ سے تعلّق، وہ میرا کون
پہلے تو لا تعلّقی میری نہ تھی رَوِش

جائے جو سیدھی شہرِ رسولِ کریم ﷺ تک
اپنے لیے ضروری ہے بس ایک ہی رَوِش

گمراہ ہے وُہ، راہِ نبی ﷺ سے وُہ دُور ہے
جو اختیار کرتا ہے کوئی نئی رَوِش

اُس پر چلیں تو منزلِ مقصُود پر رُکیں
وہ جو دکھا رہے ہیں ہمارے نبی ﷺ رَوِش

گزرے جہاں سے عَرش کو جاتے ہوئے نبی ﷺ
تاروں کی ہے وہ آج تک رہ دیکھتی رَوِش

یا رب! یہ سیدھی راہ ہے، اِس پر ہمیں چلا
عشقِ حضُور ﷺ میں جو ہے اصحابؓ کی رَوِش

ذکر اُس کا بھی کریں تو ہم محمودؔ کیوں کریں
طیبہ کو جو نہ جائے، وہ ہو کوئی بھی رَوِش

مدیحِ سرکار ﷺ

پہنچنا چاہیے سب تک پیامِ حُبِّ رسول ﷺ
زمانے بھر میں ہو جاری نظامِ حُبِّ رسُول ﷺ

اُسی سرُور میں گزرے گی زندگی اپنی
پیا تھا روزِ ازل ہم نے جامِ حُبِّ رسُول ﷺ

کہاں کسی کے لیے اِنحراف ممکن ہے
نصُوصِ دیں میں ہے جب التزامِ حُبِّ رسُول ﷺ

جنھیں یہاں پہ میسّر رہی ہے یہ دولت
رہیں گے حشر میں بھی شاد کامِ حُبِّ رسُول ﷺ

جہاں میں پائیں گے اِکرام و اِحترام بہت
کریں گے دل سے جو ہم احترامِ حُبِّ رسُول ﷺ

بنے نہ کیسے یہ دُنیا نمونۂ جنّت
یہاں پہ پھیلا جو ہے فیضِ عامِ حُبِّ رسُول ﷺ

کہا ہے مجھ سے کسی نے کہ "لازماً" ہو گا
قیامِ روزِ قیامت، قیامِ حُبِّ رسُول ﷺ

نہیں ہے دوست ہمارا جو غیر مُسلم ہے
وہ ہم سے لے گا مگر انتقامِ حُبِّ رسُول ﷺ

نہ پائے ایک مسلماں بھی اِس سے محرومی
کچھ اِس طرح سے چلے دَورِ جامِ حُبِّ رسُول ﷺ

یہی تو جذبہ اَساسِ مدیحِ سرور ﷺ ہے
کلامِ نعتِ نبی ﷺ ہے کلامِ حُبِّ رسُول ﷺ

خدا کی ذات کی عظمت سمجھ میں آئے گی
ہُوا دلوں پہ جب اِفشا مقامِ حُبِّ رسُول ﷺ

ہو اَمن پیشِ نظر، فرقہ واریت چھوڑو
مِری یہ عَرض ہے سب سے، بنامِ حُبِّ رسُول ﷺ

خدا کرے کہ ہو مقبول یہ دُعا، تم بھی
اٹھاؤ ہاتھ برائے دوامِ حُبِّ رسُول ﷺ

مدیحِ سرکار ﷺ

جب بھی قلم اُٹھاؤں مَیں، لب جب بھی وا کروں
اپنے حضُور ﷺ کی فقط مدح و ثنا کروں

کرتے ہیں پُوری میری تمنّا رسُولِ پاک ﷺ
جس وقت بھی دراز مَیں دستِ دُعا کروں

جب تک نہ دیکھ لوں اُسے، آتا نہیں قرار
جاؤں مدینے کو نہ اگر مَیں، تو کیا کروں

توفیق جب نصیب ہے مدحِ حضُور ﷺ کی
کیسے نہ شُکرِ خالق و مالک کِیا کروں

نظروں کے سامنے جو کُھلی ہیں گلیکسیاں
اُن میں تلاشِ نقشِ کفِ پا کیا کروں

سرکار ﷺ کا کرم رہے مجھ پر اِسی طرح
جو بات سچ ہو، سب میں وُہی کہ دیا کروں

طیبہ کی واردات مرے دوست! کہہ تو دوں
کس زاویے سے اس کی مگر ابتدا کروں!

کرنی تو ہے گزارشِ احوالِ دل مجھے
طیبہ کو رُخ کروں تو بیاں مدّعا کروں

عصیاں مرے جِلو میں ہیں، دل پر ہراس ہے
محشر میں کیسے آپ ﷺ کا مَیں سامنا کروں

مانوں نہ اُن کی بات تو ہستی ہے نیستی
ہونے کا کیا ہے، یُوں تو مَیں بے شک ہُوا کروں

باقی رہے محبّتِ سرکار ﷺ کا خیال
دل سے ہر ایک لوث کا مَیں خاتمہ کروں

جنّت گرے نظر سے، مدینہ ہو سامنے
دو میں سے ایک چُننے کا جب فیصلہ کروں

جاری ہو زمزمہ مرے لب پر درود کا
جب قبر میں حضور ﷺ کا مَیں سامنا کروں

طیبہ میں آ کے کیوں تجھے اپنی تلاش ہے
محمودؔ تیرا کیوں مَیں یہاں پر پتا کروں

مدحِ سرکار ﷺ

روشن ہیں آپ ﷺ، آپؐ سے روشن ہیں سب چراغ
ارشادِ رب ہے، ایسے ہیں شاہِ عرب ﷺ چراغ

جلووں کی بارشیں ہُوئیں، تاریکیاں مِٹیں
سرکار ﷺ نے جلا دیے دُنیا میں جب چراغ

آقا ﷺ کی عظمتوں کا دِکھائے گا راستہ
دل میں جَلا رہا ہے جو حُسنِ ادب چراغ

تشکیک چھین لیتی ہے ایماں کی روشنی
سرکار ﷺ پر یقیں ہو تو جلتے ہیں تب چراغ

مٹ جائے جس سے دل کی سیاہی اک آن میں
یادِ رسولِ پاک ﷺ تو ایسا ہے شب چراغ

ہے ماند اس کے سامنے دُنیا کی روشنی
نُورِ نبی ﷺ کے سامنے ہیں جاں بلب چراغ

لُطفِ رسُولِ پاک ﷺ کے باعث یہ جشن ہے
دل کی مُنڈیر پر ہیں کہاں بے سبب چراغ

اُسوہ رسُولِ پاک ﷺ کا' جادہ ہے نُور کا
نقشِ قدُومِ حضرتِ محبُوبِ رب ﷺ چراغ

طیَبہ پہنچنے کی تھی بہت آرزُو ہمیں،
آنکھوں کو ہم نے مُوند کر دیکھے عجب چراغ

ہر شے نبی ﷺ کے شہر کی' میری نظر میں ہے
رسیا ہوں روشنی کا' ہیں میری طلب چراغ

ہر بار مجُھ کو طیَبہ بلائیں گے میرے شاہ ﷺ
اُمّید کے جلے ہیں مِرے دل میں سب چراغ

سایہ بھی پا سکو گے نہ میرے حضور ﷺ کا
دنیا میں ڈھونڈتے رہو لے کے اب چراغ

محمودؔ پُوچھ مت مِری کیفیّتوں کا حال
خلوت' نبی ﷺ کی یاد' شب' کُنجِ طرب' چراغ

مدیحِ سرکار ﷺ

پائے آرام' رنج و غم سے چھُٹے
دیکھ لے قریۂ نبیؐ جو شخص

پہلے آقاؐ کے در پہ وہ پہنچے
چاہتا ہو خُدا رسی جو شخص

ہو خُدا و رسُولؐ کا شاکر
پائے ایمان و آگہی جو شخص

ماسوا اُن کے تذکرہ نہ کرے
ان کا شیدا ہو واقعی جو شخص

حکم مانے' نبیؐ سے پیار کرے
ہے حقیقت میں اُمّتی جو شخص

یادِ آقاؐ میں اشک برسائے
چاہتا ہو کوئی خُوشی جو شخص

سُکھ سمیٹے کرم کی چھاؤں میں
اُن کے در پر رُکے دُکھی جو شخص

اُس سے ناراض ہیں نبیؐ کہ ہُوا
باعثِ دل شکستگی جو شخص

ظِلّ رحمت میں وہ رہا ہے کہ ہے
وقفِ نعتِ پیمبریؐ جو شخص

پائے طیَبہ سے اختیار سبھی
لے کے آیا ہو بے بسی جو شخص

دین و دنیا میں کامراں ہو گا
چاہے طیَبہ کی زندگی جو شخص

خُوش مقدر وہی ہے' کرتا ہے
ذکرِ سرکارؐ دائمی جو شخص

مدحِ سرکارؐ میں بھی لب کھولے
جب کرے حمدِ ایزدی جو شخص

مَر کے قُربِ رسُولؐ پائے گا
نعت کہتا ہے جیتے جی جو شخص

جانے طیَبہ کے کنکروں کو وہی
آنکھ والا ہو جوہری جو شخص

وقفِ مدحت رہے زمانے میں
چاہے عُقبیٰ میں برتری جو شخص

منزلِ معرفت پہ آ پہنچے
دے مدینے میں حاضری جو شخص

اتباعِ نبیؐ شعار کرے
چاہے محمودؔ بہتری جو شخص

مدیحِ سرکار ﷺ

کی ہے آقاؐ نے اُن کی بھی اصلاح
جن کا مقصد نہ تھا کبھی اصلاح

میرے سرکارؐ کا ہے وہ اُسوہ
ہر بُرائی کی جس نے کی اصلاح

ہو نظامِ نبیؐ یہاں نافذ
گر ہو منظور واقعی اصلاح

جائے، شہرِ نبیؐ میں دن کاٹے
چاہتی ہے جو زندگی اصلاح

جس کا آقاؐ سے کم تعلّق ہے
وہ نہ چاہے گا جیتے جی اصلاح

بوُلہب ایسے بد نصیبوں کی
کیسے ممکن تھی، ہو کبھی اصلاح

دل جو ذکرِ نبیؐ پہ بھر آیا
اس کی بے شُبہہ ہو چکی اصلاح

جن دلوں میں کجی تھی، ان کی بھی
کر رہے ہیں مرے نبیؐ اصلاح

بس، وہ دینِ متینِ سرورؐ ہے
جس سے ممکن ہے دائمی اصلاح

نام لیوا جو دل سے اُن کا ہے
اس کا مقصد ہے آشتی، اصلاح

ناز ہو کس لیے نہ آقاؐ پر
کر گئے ہر بُرائی کی اصلاح

جس کا آقاؐ کے ساتھ ربط نہیں
وہ ہے لاریب عارضی اصلاح

------ق------

قریہ در قریہ انبیاؑ آئے
سچ کہو، شر کی ہو سکی اصلاح؟

مُصلحینِ جہاں بھی تھے ناکام
خام تھی ان کی کی ہُوئی اصلاح

رب نے سرکارؐ ہی کو دی توفیق
چاہتے یوں تو تھے سبھی اصلاح

جوڑو طیبہ سے جان کا رشتہ
چاہو محمودؔ جس گھڑی اصلاح

مدیحِ سرکار ﷺ

ہم جُھکاتے ہیں نبی ﷺ کے آگے سیمائے نیاز
ہم کو کیا معلوم، کیسی ہے حقیقت، کیا مجاز

اُن کے دم سے عالمِ امکاں نے پایا ہے وجود
ہستیٔ سرکارِ والا ﷺ ہوگئی ہستی نواز

کیا نبیُ الانبیاء ﷺ کی نعت ہے، کیا حمدِ رب
اس میں اک نُکتہ ہے، قائم کرکے دیکھو امتیاز

نعت گوئی کام میرا، گرچہ ہُوں کج مج بیاں
اپنے ہونے کا یہی تو ایک رکھتا ہُوں جواز

مستفیدِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے اِک ایک شے
ذرّہ ذرّہ اس سے واقف ہے، نہیں ہے کوئی راز

خالقِ کونین کے محبُوب ﷺ، مطلُوبِ جہاں
میرے آقا، میرے سرور، شاہِ دیں، شاہِ حجاز ﷺ

تیسرا کوئی نہ تھا، جس سے خبر ملتی ہمیں
کیا ہوئے معراج میں دونوں طرف راز و نیاز

تھی شبِ اسرا یہ کیفیت وصال و فضل کی
آئنہ میں عکس تھا اور عکس میں آئنہ ساز

ہیں مدینے کی فضائیں بھی کرم گستر بہت
ذرّہ ہائے شہرِ آقا ﷺ دل پذیر و جاں نواز

طبع موزوں ہے نیاز آگیں درِ سرکار ﷺ پر
اپنے اِس احوال پر جائز ہے، گر کرتا ہوں ناز

پھر بھی اپنے مالک و مختار ﷺ کی نظروں میں ہوں
گو نہیں ہوں متّقی و پارسا و پاک باز

سر فگندہ، سرنگوں محمودؔ جو طیبہ میں ہو
وہ خُدا کے فضل سے دُنیا میں ہوگا سرفراز

مدیحِ سرکار ﷺ

جائے سخن کہاں تلک! ہو کس قدر دراز
مدحِ نبی ﷺ جو کرنے لگا ہے ثنا طراز

یہ بارگاہِ سرورِ کون و مکان ﷺ ہے
جو سرنگوں یہاں پہ رہا، وہ ہے سرفراز

بڑھتی ہے اور چشمِ تمنّا کی روشنی
طیبہ کی خاک ہوتی ہے جس دم نظر نواز

مدّاح مَیں بھی اُن کا، کسی اور کا نہیں
ممدوحِ کبریا جو ہیں شاہنشہِ حجاز ﷺ

طیبہ سے لائے گا یہ مضامین نعت کے
پرواز پر ہے فکر و تخیّل کا شاہباز

فکر و نظر کی وُسعتوں کے ساتھ دم بہ دم
رحمت مرے حضور ﷺ کی ہوتی ہے کارساز

سرکار ﷺ کے ظہور کی دنیا بشارتیں
ترسیلِ انبیاء و رُسلؑ کا بنا جواز

ہر شے مرے حضور ﷺ سے سہل الحصول ہے
الطاف و بذلِ سرورِ عالم ﷺ کا در ہے باز

بے چینیوں کا آئنہ دنیا کا ہر مقام
آب و ہوائے شہرِ نبی ﷺ ہے سکوں نواز

پاتا وہ لا مکاں کا مکیں اپنے آپ کو
جس کا درِ حضور ﷺ پہ جھکتا سرِ نیاز

واں کی سکوں نواز فضاؤں کی خیر ہو!
مجبوریٔ مدینہ ہوئی ہے جنوں نواز

ہوں رُوبروئے قبلہ بھی، نیّت بھی ہے دُرست
پڑھتا ہوں دل میں رکھ کے مدینہ کو مَیں نماز

منعُوت کے کرم سے نہ کیوں مستفید ہو
شُہرت کے شوق سے ہُوا ناعِت جو بے نیاز

مجمُوعہ ہائے نعت مسلسل کیے رقم
قصّہ حدیثِ شوق کا ہوتا گیا دراز

محمودؔ ہے تعلّقِ خاطر حضور ﷺ سے
میرے تو دو جہان میں آقاؐ ہیں چارہ ساز

مدیحِ سرکار ﷺ

شبِ معراج کا کیا پوچھتے ہو — وہاں کیا کیا کچھ ہُوا، کیا پوچھتے ہو
اُنھیں خالق نے پاس اپنے بلایا — مِرے سرکارؐ کا کیا پوچھتے ہو
نبیؐ مہمان تھے، وہ میزباں تھا — تھا کیا یہ ماجرا، کیا پوچھتے ہو
کسی نے کیا سُنا اِسرا کی شب کو — کسی نے کیا کہا، کیا پوچھتے ہو
بنے تھے فرشِ رہ یہ چاند تارے — نبیؐ کا نقشِ پا کیا پوچھتے ہو
فقط سرکارؐ ہیں جب میرے مالک — تو میرا آسرا کیا پوچھتے ہو
جو آ پہنچے ہو طیبہ میں تو یارو! — کسی کا اب پتا کیا پوچھتے ہو
یہی مرجع تو ہے سارے جہاں کا — درِ خیرُ الورٰیؐ کیا پوچھتے ہو
اِدھر نکلی، اُدھر پہنچی مدینے — مِری آہِ رسا کیا پوچھتے ہو
مَیں بُلوایا گیا اُن کی گلی میں — کرم کیسے ہُوا، کیا پوچھتے ہو
مِرے سرکارؐ کا شہرِ مُقدّس — مُجھے کیسا لگا، کیا پوچھتے ہو
کرم، اِکرام، الطاف و سکینت — مدینے کی فضا کیا پوچھتے ہو
ملے جبریلؑ سے طیبہ میں ہم بھی — ہے صُورت آشنا، کیا پوچھتے ہو
جہاں سے جھولیاں بھرتے ہیں سائل — وہ اک دولت سرا کیا پوچھتے ہو
ہے طیبہ میں پہنچ جانا غنیمت — ہمارا مرتبہ کیا پوچھتے ہو
ملا ہے جو مُجھے شہرِ نبیؐ میں — پیامِ دل کُشا، کیا پوچھتے ہو
مُجھے بھُولا نہ کعبے میں بھی طیبہ — مِرا ذوقِ وفا کیا پوچھتے ہو
نظر مینارِ رحمت پر جمی ہے — ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو

نہ پوچھو آبِ زمزم کی لطافت
کھجوروں کا مزا کیا پوچھتے ہو

ہمیں ہر سال جانا ہے مدینے
ہمارا مدّعا کیا پوچھتے ہو

تمنّا ہے، وہ مجھ سے نعت سن لیں
مرا حرفِ دعا کیا پوچھتے ہو

کہوں جب نعت، آتی ہے کہاں سے
صدائے مرحبا، کیا پوچھتے ہو

محبّت، اپنے آقاؐ سے محبّت!
متاعِ بے بہا کیا پوچھتے ہو

ملا آقاؐ کا نقشِ پائے اقدس
یہ تاثیرِ دعا کیا پوچھتے ہو

تمنّا ہے، مروں طیبہ میں جا کر
یہ تدبیرِ بقا کیا پوچھتے ہو

مری تقدیر کے مالک کو دیکھو
مقدّر کا لکھا کیا پوچھتے ہو

نظر اس پر مرے سرکارؐ کی ہے
مری قسمت بھلا کیا پوچھتے ہو

نبیؐ کے آگے عرضِ مدّعا کا
ہوا جو حوصلہ، کیا پوچھتے ہو

ہے اس کا نخل الفت مصطفیٰؐ کی
شجر اسلام کا، کیا پوچھتے ہو

اُحُد، سرکارؐ ٹھوکر اور ارشاد
رکا جو زلزلہ، کیا پوچھتے ہو

نبیؐ کا چھوڑ کر دامن، ترقی؟
فریبِ ارتقا کیا پوچھتے ہو

فقط مدحِ رسولِ پاکؐ لکھنا
ہمارا مشغلہ کیا پوچھتے ہو

درودِ مصطفیٰؐ پڑھتا رہوں گا
مری رسمِ وفا کیا پوچھتے ہو

نبیؐ کی یاد میں محمودؔ اک شب
مجھے کیا ہو گیا، کیا پوچھتے ہو

مدیحِ سرکار ﷺ

جس کو جنتی ہے مسرّت حاصل
ہے وہ آقاؐ کی بدولت حاصل

جس کو ہے خوبیٔ قسمت حاصل
اُس کو اُنؐ کی ہے محبّت حاصل

دیکھ کر قبّۂ اخضر ہی کو
ہو گی تسکینِ طبیعت حاصل

صرف بوبکرؓ و عمرؓ ہیں، جن کو
ہے نبوّت کی رفاقت حاصل

اُس کو کون آنکھ اُٹھا کر دیکھے
جس کو ہو اُنؐ کی شفاعت حاصل

حشر میں ہو گی گنہگاروں کو
میرے آقاؐ کی اعانت حاصل

راہِ الفت پہ وُہی چلتے ہیں
جن کو ہے راہِ ہدایت حاصل

جس کو جب چاہیں، وہ سب کچھ دے دیں
ایسی آقاؐ کو ہے قدرت حاصل

پاؤ طیبہ سے پتا خالق کا
ہو جو عرفانِ حقیقت حاصل

مجھ پہ آقاؐ کا کرم ہے، جس سے
ہیں سب اسبابِ مسرّت حاصل

جب کرو حمد میں اور نعت میں فرق
ہو گا آئینۂ حیرت حاصل

مجھ کو سرکارؐ کی رحمت سے ہے
دولتِ فقر و قناعت حاصل

وہ مدینے کی طرف جاتے ہیں
جن کو ہے اُنؐ کی اجازت حاصل

فضلِ خالق ہے کہ مجھ کو بھی ہے
نعت کہنے کی سعادت حاصل

نعت محمودؔ وُہی کہتا ہے
ہو جسے حُسنِ عقیدت حاصل

مدیحِ سرکار ﷺ

دُشمنوں نے جب اُنھیں پتھر دیئے — بدلے میں سرکارؐ نے گوہر دیئے
ہم پہ یہ اللہ کا احسان ہے — آقا و مولاؐ کرم گُستر دیئے
دل میں در آئی ہے یادِ مُصطفیٰؐ — بن گئے پلکوں پہ اشکِ تر دیئے
اڑ کے طیبہ تک پہنچ جاؤں گا میں — گر خُدا نے مجھ کو بال و پر دیئے
آرزو مندی خدا نے کی عطا — اور آقاؐ آرزو پرور دیئے
نعت کہتا ہوں اُنہی لمحات میں — جب جلاتی ہے یہ چشمِ تر دیئے
مومنوں پر ظلم جو کرتے رہے — بدلے آقاؐ نے اُنھیں بہتر دیئے
دُشمنِ جاں جو رہے سرکارؐ کے — جامِ رحمت ان کو بھی بھر کر دیئے
عیدِ میلادُ النبیؐ کا جشن ہے — جل اُٹھیں گے دیکھنا گھر گھر دیئے
نعت گوؤں نے سخن کی شکل میں — درسِ تعلیماتِ پیغمبرؐ دیئے
طیبہ جانے سے رُکا میں بھی نہیں — گو زمانے نے بہت چکر دیئے

-------ق-------

مَیں تو اُنؐ کی یاد کا ممنون ہوں — جس نے میری آنکھ کو گوہر دیئے
مدحِ آقاؐ کی مجھے توفیق دی — یوں مرے حالات بہتر کر دیئے

تھی عداوت جن کو محمودؔ آپؐ سے
آپؐ نے ایسوں کے بھی گھر بھر دیئے

مدیحِ سرکار ﷺ

عالَمِ انسانیت میں تو کہاں ملتا گواہ
رفعتِ سرکار ﷺ کا ہے عالَمِ بالا گواہ

لُطف و اِکرامِ نبی ﷺ کی بارشیں ہر چیز پر
میرے آقا ﷺ کے کرم کا ایک اِک ذرّہ گواہ

کیسی اُلفت، کیا عقیدت اُن ﷺ سے تھی اصحابؓ کو
عشق کی تاریخ اِس بارے میں ہے پکّا گواہ

فقر کو آقا ﷺ نے اپنے فخر کا باعث کہا
اس پہ سرکارِ مدینہ ﷺ کا ہے اِستغنا گواہ

ہم بیاں اُن ﷺ کی صفاتِ پاک کیسے کر سکیں
بحر کی ہر اک جہت کا کیسے ہو قطرہ گواہ

میرے آقا ﷺ ساری اُمّت کے ہیں شاہد اور شہید
جس نے کچھ دیکھا نہ ہو، وہ ہو نہیں سکتا گواہ

کس طرح سے سب قبائل کی لڑائی رُک گئی
حجرِ اَسوَدْ نصب کرنے کا تو ہے کعبہ گواہ

معصیت کوشی اِدھر تھی، معصیت پوشی اُدھر
اور نتائج کی فضائے طیبہ ہے تنہا گواہ

لیلۃ المعراج کیسا وصل کا ہنگام تھا
ایک چہرے کا بنا تھا دوسرا چہرہ گواہ

کچھ اشارے شاہد و مشہود، دونوں نے دیے
وارداتِ عشق کا ویسے نہیں ملتا گواہ

نورِ آقا ﷺ پر خدا کا نور یوں چھایا رہا
پردہ در پردہ نشیں تھا، اور تھا پردہ گواہ

جو نہیں جھپکیں، اُن آنکھوں سے خدا کو دیکھنا
کون ہو سکتا ہے اُن سے اچھا اور سچا گواہ

اُس سے آگے کی خدا جانے یا محبوبِ خدا ﷺ
صرف اک سدرہ تلک کا ہے فلک پیما گواہ

جو کہا خالق نے یا سرکار ﷺ نے، کافی ہے وہ
سدرہ سے آگے کے منظر کا تو ہے عنقا گواہ

شہرِ پاکِ سرور و سردار ﷺ میں محمودؔ کی
کیفیت کا ڈھونڈ پائے گی نہ یہ دنیا گواہ

مدیحِ سرکار ﷺ

مصطفیٰ ﷺ کی ذی کمالی ہو مرے پیشِ نظر
اور اُن کی بے مثالی ہو مرے پیشِ نظر

اُن ﷺ کے در کا ہر سوالی ہو مرے پیشِ نظر
کوئی جاتا بھی ہے خالی؟ ہو مرے پیشِ نظر

اے مرے سرکار ﷺ! روز و شب کے سب لحات میں
آپ ﷺ کا دربارِ عالی ہو مرے پیشِ نظر

دست بستہ میں پڑھوں سرکارِ والا ﷺ پر درود
روضۂ انور کی جالی ہو مرے پیشِ نظر

ہے دھنک دل کے اُفق پر یادِ طیبہ کے سبب
کیوں نہ پھر رنگیں خیالی ہو مرے پیشِ نظر

جب احادیثِ نبی ﷺ کا ہے ذخیرہ سامنے
اور کیا شیریں مقالی ہو مرے پیشِ نظر

طیبہ اب کی بار آؤں تو چلوں پہلے دمشق
اور وہ بانگِ بلالی ؓ ہو مرے پیشِ نظر

جب کروں دل کی زباں میں مدحِ زاہر بن حرام ؓ
مصطفیٰ ﷺ کی خوش جمالی ہو مرے پیشِ نظر

جب خدا بے مثل ہے، آقا ﷺ بھی ہیں یکتا مرے
کیوں نہ فُقدانِ مثالی ہو مرے پیشِ نظر

قبر میں سرکار ﷺ آئیں، مَیں پڑھوں اُن پر دُرود
معصیت کی اِنفعالی ہو مرے پیشِ نظر

اپنے آقا ﷺ کے کسی بھی اُمّتی سے جب مِلوں
تو نبی ﷺ کی خُوش خِصالی ہو مرے پیشِ نظر

عظمت و حُسنِ بلالِ پاک (رضی اللہ عنہ) یاد آئے مجُھے
جب بھی رنگت کوئی کالی ہو مرے پیشِ نظر

مَیں ہوں قدمینِ حبیبِ کبریا ﷺ میں جب کھڑا
بارگاہِ ذوالجلالی ہو مرے پیشِ نظر

ہر مہینے حاضری طیبہ کی ہو، پرچے کے ساتھ
ایسی اِک صورت مثالی ہو مرے پیشِ نظر

جب نظر محمودؔ اُٹھے لطفِ آقا ﷺ کی طرف
میری سب آشفتہ حالی ہو مرے پیشِ نظر

مدیحِ سرکار ﷺ

پڑھتا نظر نہ آئے بظاہر درودِ پاک
تسبیحِ دل پہ پڑھتا ہو ذاکر درودِ پاک

سُنّت بھی ہے یہ اُس کی، ہے تعمیلِ حکم بھی
لاریب ہے وظیفۂ قادر درودِ پاک

نظمِ حواسِ خمسہ کا ہوتا ہے اہتمام
پڑھتا ہے نظم میں جونہی شاعر درودِ پاک

مایوسیوں میں جب کوئی جائے مَفر نہ ہو
بگڑی تری بنائے گا آخر درودِ پاک

واللہ! خوش نصیب ہے، عالی مقام ہے
پڑھتا ہے جو حضور ﷺ کی خاطر درودِ پاک

مُسلم پہ فرض کر دیا اللہ نے اسے
پڑھتے نہیں ہیں کافر و مُنکر درودِ پاک

رہتی نہیں کثافتیں فکر و خیال میں
کرتا ہے یوں مُطہّر و طاہر درودِ پاک

دیتا ہے پڑھنے والے کے ہاتھوں میں، دوستو!
سب اہتمام و نظمِ دوائر درودِ پاک

اللہ اور ملائکہ ، پھر اِنس و جن کے بعد
پڑھتے ہیں سب وحوش اور طائرِ درودِ پاک

جنّت میں وہ قریبِ نبی ﷺ ہو گا بالیقیں
بھیجے گا جو حضور ﷺ پہ وافر درودِ پاک

فی الفور رحمتوں کا وہ حق دار ہو گیا
پڑھتا ہے طیبہ کا جو ہر زائر درودِ پاک

ہر رنج میں، بلا میں، مصیبت میں، حُزن میں
میرا ہوا ہے یاوَر و ناصر درودِ پاک

پڑھتا بہ طیبِ دل ہے جو محمودؔ روز و شب
اُس فرد کے لیے ہے مُبشّر درودِ پاک

مدحِ سرکار ﷺ

نبی ﷺ کا کیجیے تذکار، چاہیے جتنا
پڑھاتے جائیے 'اُتنا' لکھائیے جتنا

خیال و فکر کی ہو بے بضاعتی ظاہر
مرے حضور ﷺ کی مدحت میں سوچیے جتنا

ملے گی اس کی خبر آخرش مدینے سے
پتا خُدا 'کا' زمانے سے پُوچھیے جتنا

کمی بھی کوئی نہیں ہے یہاں پہ "نا" بھی نہیں
درِ نبی ﷺ ہے، یہاں چاہے مانگیے جتنا

خدا کی چاہتیں حاصل اُسی قدر ہوں گی
یہ دل حبیبِ خُدا ﷺ سے لگائیے جتنا

اُسی قدر ہو عُلوُ، ارجمندیاں ہوں فزوں
نبی ﷺ کے ذکر میں سر کو جھکائیے جتنا

سکوں جو نعت میں ہے، وہ کسی سخن میں کہاں
غزل کی بھٹّی میں یُوں بھاڑ جھونکیے جتنا

حضُور ﷺ کرتے چلے جائیں گے کرم پہ کرم
سوال کرنے میں تو آپ پھیلیے جتنا

رکھیں گے سر پہ محبّت کا ہاتھ اُتنا ہی
قدم حضور ﷺ کی جانب بڑھائیے جتنا

قسم ہے باری تعالیٰ کی، جی نہیں بھرتا
حبیبِ پاک ﷺ کے قریے کو دیکھیے جتنا

ملائکہ سے ملے گی اُسی قدر چاہت
نبی ﷺ کے شہرِ مُقدّس کو چاہیے، جتنا

جواب پائیے گا کیا زمینِ طیبہ کا
تمام دنیا میں دل چاہے، گھُومیے جتنا

خُدا کے سایۂ رحمت کو پائیے محمودؔ
مرے حضورؐ کے قریے میں آئیے جتنا

مدیحِ سرکار ﷺ

ثنا جب اُن کی بحدِ کمال ہے ممکن
کہاں حضُور ﷺ کی کوئی مثال ہے ممکن!

ادا پہ جس کی ہو خالق بھی والہ و شیدا
کسی کا ایسا بھی حُسن و جمال ہے ممکن؟

سوائے کامل و اکمل حبیبِ خالق ﷺ کے
ہر ایک رُخ سے کسی میں کمال ہے ممکن

کسی نبیؑ کے، کسی دیں کے جانثاروں میں
کہیں مثالِ صُہیبؓ و بلالؓ ہے ممکن؟

وہی ہے، جس کو تعلّق ذرا نہیں اُن سے
اُسی سے خواہشِ مال و منال ہے ممکن

سخی حضُور ﷺ سا دنیا میں تم نے دیکھا بھی؟
رسُولِ پاک ﷺ سا بذل و نوال ہے ممکن؟

مخالفت بھی پیمبر ﷺ کی عین ممکن ہے
حواسِ خمسہ کا جو اختلال ہے ممکن

فراقِ شہرِ نبی ﷺ کا علاج بھی ہو گا
ہر ایک زخم کا جو اندمال ہے ممکن

نظام ہم اگر اپنائیں سرورِ دیں ﷺ کا
معاشرے کی بھی اصلاحِ حال ہے ممکن!

کلامِ حق میں ہو جس کی اداؤں کی مدحت
جہاں میں ایسا کوئی خوش جمال ہے ممکن؟

یہ کیسے ہو کہ جہنّم رسید ہوں عاصی
شفیع وہ ﷺ ہیں تو کیسے یہ حال ہے ممکن!

فراق میں جو بنا مُشتِ اُستخواں کوئی
تو اور عشق میں کیسا کمال ہے ممکن

کیا اُویس ؓ نے جو کچھ یمن میں رہ کر بھی
ارے، یہ پیار ہے۔ اِس کی مثال ہے ممکن؟

درود پڑھتے ہُوئے بارگاہِ عالی میں
شمارِ سبحہ کا بھی ہو خیال ہے ممکن

صفت بھی ان کی ہے رحمت، وُہ خُود بھی رحمت ہیں
اس اِک طرح کی بھی کوئی مثال ہے ممکن؟

نبی ﷺ کے شہر کی محمودؔ ہے کہ ہے جاں کی
فقط یہی قسمِ ذُوالجلال ہے ممکن

مدیحِ سرکار ﷺ

حق شناس و حق نشان و حق نگر طیبہ کی خاک
میرا ایماں ہے کہ ہے وحدت اثر طیبہ کی خاک

ہر جہاں کو مل رہی ہے روشنی اِس خاک سے
باعثِ تابانیٔ شمس و قمر طیبہ کی خاک

اِس سے مَس ہوتا ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا وجُود
کیوں کشش رکھتی نہ ہو پھر اس قدر طیبہ کی خاک

نرگسِ بے نُور ہو یا بے بَصَر کوئی بھی شے
کر دیا کرتی ہے اُس کو دیدہ ور طیبہ کی خاک

اِس میں جذبِ کہربائی خوش نصیبوں کے لیے
گود میں لیتی ہے اُن کو کھینچ کر طیبہ کی خاک

آسمانوں کی بلندی اُس کی نظروں سے گرے
دیکھ لے جو زندگی میں اِک نظر طیبہ کی خاک

اوّل و آخر خصائص اِس کے یکتا ہیں کہ ہے
بے نیازِ گردشِ شام و سحر طیبہ کی خاک

دل تُمھارا نُورِ عرفاں سے جلا پا جائے گا
چُوم لو نظریں بچا کر تُم اگر طیبہ کی خاک

باغِ رضواں خیر مقدم کو ہے اُس کا منتظر
جس کا بھی ہے مطمحِ قلب و نظر طیبہ کی خاک

سر پہ رکھ لے اور بنائے اِس کو سُرمہ آنکھ کا
پائے قسمت سے جو خُوش قسمت بشر طیبہ کی خاک

اُن دنوں ہوتی ہے قسمت رشک کے قابل مری
جبکہ رہتی ہے مرے پیشِ نظر طیبہ کی خاک

ایسی مٹی اور دُنیا میں کہیں ملتی نہیں
ڈال کر آنکھوں میں دیکھے بے بصر طیبہ کی خاک

آنکھ مُتحمل خُدا کی دید کی ہو گی وُہی
تا قیامت جس کا ہو حُسنِ نظر طیبہ کی خاک

روشنی اِس کی بہت پہلے چلی جاتی ، اگر
دیکھتی رہتی نہ میری چشمِ تر طیبہ کی خاک

جتنے دن رہتا ہوں مَیں شہرِ رسُولِ پاک ﷺ میں
روح میں رہتی ہے سر گرمِ سفر طیبہ کی خاک

کھینچتی ہے قُربت اور اپنائیت اِس کی مجھے
رفعتِ عرش اُس طرف ہے اور اِدھر طیبہ کی خاک

ایک دن آغوش میں لے لے گی یہ محمودؔ کو
فضلِ رب سے یُوں نکالے گی کسر طیبہ کی خاک

مدیحِ سرکار ﷺ

ہم بھی تھے اور خُدا بھی، لیکن نہ تھا تعارُف
سرکار ﷺ نے کرایا اللہ کا تعارُف

سرکارِ دو جہاں ﷺ کا ہو اور کیا تعارُف
اللہ کی زباں سے جب ہو چکا تعارف

ارواحِ انبیاؑ سے روزِ ازل خُدا نے
میثاق لے لیا جب، تب ہو گیا تعارف

سرکار ﷺ کی بشارت دیتے رہے تھے مُرسلؑ
ان کا کرا رہے تھے سب انبیاؑ تعارف

اللہ کے نبی ﷺ کا، محبوبِ کبریا ﷺ کا
قرآن میں فَتَرضٰی ہے رہنما تعارف

کیا مرتبہ ہے اُنؐ کا "مَا یَنطِقُ" سے پوچھو
حرفِ نبی ﷺ ہے گویا قرآن کا تعارُف

جبریلؑ نے لگائے آقا ﷺ کے در کے پھیرے
خود اُس کی شان کیا ہے، اِس کا ہُوا تعارُف

جس کو ہے اُن سے اُلفت، اُلفت ہے مجُھ کو اُس سے
میرے لیے یہی ہے سب سے بڑا تعارف

کیا رفعتیں ہیں اُنؐ کی، تم دیکھ لو گے خود ہی
محشر میں اُن سے ہو گا جب دُوسرا تعارف

علمِ نبی ﷺ کی حدیں کیوں ماپنے چلا ہے
ہم کو بھی تو کرا دے اپنا ذرا تعارف

خاطی تو ہے، نبی ﷺ کا لیکن درود خواں ہے
اے کاش! یُوں ہو میرا روزِ جزا تعارف

محمودؔ نعت گو ہے ممدوحِ کبریا ﷺ کا
ممدن نہیں ہے اس سے کوئی بڑا تعارُف

مدیحِ سرکار ﷺ

نہ دن نہ رات، کوئی اور کام کرتا ہوں
مدیحِ سرورِ عالی مقامؐ کرتا ہوں

ہے لب پہ نامِ نبیؐ، دل میں یادِ شہرِ نبیؐ
اسی طرح سے بسر صبح و شام کرتا ہوں

خلوص و عجز و محبّت سے، زمزمِ خوشی سے
نبیؐ کے فیضِ محبّت کو عام کرتا ہوں

عیاں جہاں پہ ہُوئی ہے مری ہی خوش بختی
کہ ذکرِ آقا (علیہ السّلام) کرتا ہوں

ہر ایک بات کا، اپنے تمام شعروں کا
میں انتساب پیمبرؐ کے نام کرتا ہوں

اسی کے دم سے ہے قائم سلامتی میری
ادب سے روز میں انؐ کو سلام کرتا ہوں

فقط ادب سے عبارت ہے زندگی میری
نبیؐ کے کُتّوں کا بھی احترام کرتا ہوں

رسولِ پاکؐ کی سیرت کا تذکرہ کر کے
جو دل کے سخت ہوں، اُن کو بھی رام کرتا ہوں

میں کن ہواؤں میں رہتا ہوں، کہہ نہیں سکتا
مدینے جانے کا جب اہتمام کرتا ہوں

مرے لیے ہیں مری زندگی سے بیش بہا
جو چند روز میں طیبہ قیام کرتا ہوں

میں جن دنوں میں مدینے سے دُور رہتا ہوں
تو ذکرِ شہرِ رسول، انامؐ کرتا ہوں

ہو جس پہ خُلقِ پیمبرؐ کا کچھ اثر محمودؔ
اُسے نماز میں اپنا امام کرتا ہوں

مدیحِ سرکار ﷺ

جب نبیؐ سب ہیں آپؐ کے تابع
امتی اُن کے بھی ہُوئے تابع

آپؐ کو تو خیال سب کا ہے
آپؐ کے ہیں بھلے بُرے تابع

ہیں نظامِ رسولِ عالمؐ کے
ساری دنیا کے مسئلے تابع

اُن کے زیرِ نگیں ہُوئی دُنیا
اور دُنیا کے سلسلے تابع

سارے عالم حضورِ والاؐ کے
خالقِ کُل نے کر دیے تابع

دو جہاں اُن کے زیرِ فرماں ہیں
جنّ و انس و مَلک ہُوئے تابع

میرے محبوبِ کبریاؐ کے ہیں
حشر کے سارے فیصلے تابع

آب و باد و بہار و باغ و راغ
شہرِ سرکارؐ کے ہوئے تابع

ہو گئے قریۂ شہِ دیںؐ کے
سارے جنّت کے راستے تابع

روزِ میثاق سے پیمبرؐ کے
انبیاؑ سارے ہو چکے تابع

ہر جہاں کر دیا ہے خالق نے
میرے سرکارؐ کے لیے تابع

رنج سے پائیں گے نجات وہی
جتنے ہیں، ہوں گے اور ہُوئے تابع

جانور سب، چرند ہوں کہ پرند
ہیں ہمارے حضورؐ کے تابع

فرمانبردار انبیاؑ بھی ہیں
سب فرشتے بھی آپؐ کے تابع

ماننے والے اُن کے فرماں کے
سارے انساں بھی ہو گئے تابع

غارِ ثور و حرا کی سب راتیں،
شبِ اِسرا کے مرحلے، تابع

سیر میں میرے سرورِ دیںؐ کی
لا مکاں کے ہیں فاصلے تابع

نزدِ رب جب ہُوئے مرے آقاؐ
اُدْنُ مِنّی کے تھے مزے تابع

رب کی اپنائیت کے سب لمحے
شبِ معراج میں ہُوئے تابع

مرضیٔ حضرتِ رسولؐ کے ہیں
نعت کے سارے مشغلے تابع

میں نے محمودؔ کام سب اپنے
کر دیے ہیں حضورؐ کے تابع

مدیحِ سرکار ﷺ

عفو و رحمت کا رہا ہر اِک سے حضرت ﷺ کا سلوک
دُشمنانِ جان و دیں سے بھی عنایت کا سلوک

فتحِ مکّہ پر زمانہ دیکھ کر ششدر ہُوا
ہند اور وحشی سے سُلطانِ رسالت ﷺ کا سلوک

زندگی میں بھی ابوبکرؓ و عمرؓ ہمراہ تھے
اب بھی ہے دونوں رفیقوں سے رفاقت کا سلوک

کھیتیاں سر سبز روح و جان و دل کی ہو گئیں
سامنے آیا جُونہی بارانِ رحمت کا سلوک

ہر ارادت مند کو پہنچائے گا سرکار ﷺ تک
سالکانِ منزلِ راہِ طریقت کا سلوک

نام لیوا مالکِ جنّت کے تھے، اس واسطے
ہم سے تو اچھا رہا نگرانِ جنّت کا سلوک

اُس سے اُلفت خالقِ کونین کو ہو جائے گی
جو کرے سرکارِ والا ﷺ سے اطاعت کا سلوک

عافیت کی سانس لیتے ہیں یہاں اچھے بُرے
سائباں گویا بنا دامانِ رحمت کا سلوک

کوئی کیسا بھی رویّہ آپ ﷺ سے رکھتا رہا
میرے آقا ﷺ نے کیا سب سے محبت کا سلوک

انبیاءِ سابقہؑ ہو جائیں گے حیرت میں گم
عاصیوں کے ساتھ جب ہو گا شفاعت کا سلوک

مدح گوئے سرورِ کونین ﷺ پر، اے ہم نشیں!
قہر ڈھا سکتا ہے کیا مہرِ قیامت کا سلوک

والدہؒ کے ساتھ طیبہ تک مجھے پہنچا دیا
سَن نواسی[۸۹] میں یہ تھا مجھ سے مشیّت کا سلوک

کامرانی روزِ محشر نعت گوئی کی ملے
احقرِ خلقِ خدا پر ہو جو نصرت کا سلوک

زندگی بھر جو رہا مشغولِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ
لطف زا محمودؔ پر ہے اُس کی قسمت کا سلوک

مدیحِ سرکار ﷺ

کرتے ہیں ہر کسی کو نبی ﷺ فیض یاب مُفت
جس طرح نُور بانٹتا ہے آفتاب مُفت

دُنیا کو اس طرح سے دیا ہے حضور ﷺ نے
دیتا ہے جیسے آب جہاں کو سحاب مفت

مَیں ڈالتا ہوں گنبدِ اخضر پہ جب نظر
کھلتے ہیں آرزُوؤں کے دل میں گلاب مفت

دیدار کیا اُسی کا تھا مطلوب عرش پر؟
وہ جو نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہم رکاب مفت

آقائے کائنات ﷺ پر بھیجے نہ جو درود
پائے گا اضطراب، وہ لے گا عذاب مفت

آئینہ دل کا عشق سے صَیقل ہے، سچ کہا!
نعتیں کہو تو ملتی ہے پھر آب و تاب مفت

قرآں سے جس نے پائی ہے جاءُوکَ کی نوید
در پر وہ آ گیا، تو ہُوا بہرہ یاب مفت

طیبہ سے لو سکینتِ قلب و قرارِ جاں
تُحفہ ہر اک کو ملتا ہے یہ لاجواب مفت

میں دیکھتے ہی دیکھتے طیبہ پہنچ گیا
انمول خواب تھا، تو ہے تعبیرِ خواب مُفت

قاسم ہیں آپ، مُعطی اگرچہ ہے کبریا
ملتا ہے سب کو، دیتے بھی ہیں آنجناب ﷺ مفت

چھوڑے گا کون عشقِ نبی ﷺ کی شراب کو
پینے کو مل گئی ہو جسے یہ شراب مفت

عاصی کو، مُتقی کو، غریب و امیر کو
لطف و کرم کا آپ ﷺ کے، کُھلتا ہے باب مفت

حٰمٓ ہیں وہ، طٰہٰ و یٰسٓ بھی ہیں وُہ
دیتا ہے ایسے کوئی کسی کو خطاب مفت ؟

جنّت کے بدلے دوستو! اک نعت بھی نہ دُوں
بخشش جو میری ہو گی تو روزِ حساب مفت

جاؤں میں در پہ غیر کے محمودؔ کس لیے
ہر شے مجھے حضور ﷺ سے ہے دستیاب مُفت

مدیحِ سرکار ﷺ

تُم نے پُوچھا ہے تو سُن لو، یہ ہے میرا اعتقاد
سرورِ عالم ﷺ کا چہرہ کھٰیٰعص

یہ مرا اوجِ مقدر، حبّذا یہ زندگی
مرحبا شہرِ نبی ﷺ، یادِ پیمبر ﷺ زندہ باد

میں کبھی صیدِ غم و اندوہ ہو سکتا نہیں
مجھ کو جب رکھتے ہیں میرے مالک و مختار ﷺ شاد

جو مرے سرکارِ والا ﷺ کی نظر میں آ گیا
خوش بیان و خوش قلم ہے، خوش نصیب و خوش نہاد

فضلِ ربی اور اُس کی برکتوں کی ہے تلاش
محفلِ نعتِ حبیبِ کبریا ﷺ کا انعقاد

مکّہ سے افضل بہر عنوان ہے شہرِ نبی ﷺ
میں نے باور کر لیا عشّاق کا یہ اجتہاد

مجھ سے کہتا ہے کہ "طیبہ میں بُلایا جاؤں گا"
ہے مرا حُسنِ عقیدت لائقِ صد اعتماد

میرے آقا ﷺ کو پسند آ جائے کوئی ایک شعر
یہ تمنّا، میری یہ خواہش مجھے رکھتی ہے شاد

بھول جانے کا مریضِ کُہنہ ہوں، لیکن مجھے
طیبۂ اقدس کا ہر لمحہ رہا کرتا ہے یاد

زائرِ طیبہ پہ خوش آقا ﷺ بھی ہیں، خالق بھی ہے
زائرِ طیبہ سے بڑھ کر کون ہو گا با مُراد

ہر گزارش کو پذیرائی عطا فرمائیں گے
شاد رکھتا ہے مجھے میرا یہ حُسنِ اعتقاد

ہوں جو ارشاداتِ سرکارِ دو عالم ﷺ سامنے
کس لیے مومن نہیں چاہیں گے امن و اتحاد

کہتا ہوں محمودؔ مَیں جب نعتِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ
یوں مجھے محسوس ہوتا ہے، خُدا کرتا ہے صاد

مدیحِ سرکار ﷺ

ہو فرض کیسے ادا، کچھ نظر نہیں آتا
کہوں مَیں نعت میں کیا، کچھ نظر نہیں آتا

سوائے ذاتِ پیمبر ﷺ کی جلوہ زائی کے
میانِ ارض و سما کچھ نظر نہیں آتا

نہ پہلے نُور تو پھر ظُلمتیں مٹیں کیوں کر
نبی ﷺ سے رہ کے جُدا کچھ نظر نہیں آتا

دیارِ سرورِ دیں ﷺ جب تلک نہ آیا نظر
بصارتوں نے کہا، کچھ نظر نہیں آتا

مری نگاہ میں جلوے بسے ہیں طیبہ کے
مجھے تو اُن کے سوا کچھ نظر نہیں آتا

بجا کہ رونقِ دُنیا سے مُوند لیں آنکھیں
مدینہ دیکھ لیا۔ کچھ نظر نہیں آتا

درِ حضور ﷺ پہ اشکوں سے تن گئی چادر
اُٹھے ہیں دستِ دُعا، کچُھ نظر نہیں آتا

مَیں نعت پڑھتا ہوں، سچ ہے، مگر ہے یہ بھی سچ
کہاں پہ کیا ہے لکھا، کچُھ نظر نہیں آتا

نبی ﷺ کے شہر میں سب کچُھ ہے فضلِ خالق سے
نہ ہو جو فضلِ خُدا، کچُھ نظر نہیں آتا

نگاہ اُن کی ہے لیکن ہے شپرّہ کی طرح
جنھیں وہ نُورِ خُدا کچُھ نظر نہیں آتا

سوائے لُطفِ پیمبر ﷺ کے، پُورے طیبہ میں
مُجھے تو تا بہ قُبا کچُھ نظر نہیں آتا

اُسے حضور ﷺ کا شہرِ کریم دکھلاؤ
جسے خُدا کا پتا کچُھ نظر نہیں آتا

عجیب رنگ ہے محمودؔ تیری نعتوں کا
تجُھے تو اُن ﷺ کے سوا کچُھ نظر نہیں آتا

مدیحِ سرکار ﷺ

اُدھر نبی ﷺ کے لیے ہے محبتِ وہاّب
اِدھر حضور ﷺ کے محبُوب حضرتِ وہاّب

خُدا نے خود یہ کتابِ مُبیں میں فرمایا
حضُور ﷺ کی ہے اطاعت، اطاعتِ وہاّب

سوائے صاحبِ معراج سرورِ دیں ﷺ کے
نہ کوئی جان سکا ہے حقیقتِ وہاّب

حجاب اس سے جو سرکا تو مَنْ رَاٰنِیْ سے
وگرنہ دیکھی کسی نے بھی صُورتِ وہاّب؟

حضُور ﷺ خلوتِ خالق میں بھی بُلائے گئے
جو بعثت آپ ﷺ کی ہے، وہ ہے جلوتِ وہاّب

غَضب خُدا کا ہے اس کے نبی ﷺ کی ناراضی
حضُور ﷺ کی ہے نوازش، عنایتِ وہاّب

حضُور ﷺ اُس کے ہیں حامد، وہ آپ کا محمُود
اِنھی کے واسطے مختص ہے اُلفتِ وہاّب

جو اُس کے پیارے نبی ﷺ سے نہیں رہا مُخلص
اُسے معاف نہ کرنا ہے عادتِ وہاّب

وُہ جس کو چاہیں نوازیں، ہیں بخششیں اُن کی
مِرے نبی ﷺ کے لیے ہے اجازتِ وہّاب

ملے گی (اُن کے لیے کیا سوالِ محرُومی)
نبی ﷺ کے مدح سراؤں کو جنّتِ وہّاب

نظامِ رب کی بِنا ٹھہری آپ ﷺ کے دم سے
ہیں عالمین کی خاطر وہ رحمتِ وہّاب

علاوہ میرے رسولِ کریم ﷺ کے، کوئی
نہ کر سکا، نہ کرے گا زیارتِ وہّاب

جسے وہ خود کہے احسان، اُس کا بھی سوچو
جو کرتے رہتے ہو تحدیثِ نعمتِ وہّاب

تو منع کرنا پڑا خود کریم خالق کو
جو کی شبوں کو نبی ﷺ نے عبادتِ وہّاب

مِرے نبی ﷺ کی اجازت مگر ضروری ہے
بِچھا ہے سب کے لیے خوانِ نعمتِ وہّاب

خدا ہے مُعطِی تو قاسِم حضوُر ﷺ ہیں میرے
وُہی تو بانٹتے رہتے ہیں دولتِ وہّاب

یہی ہے نعت تو محمودؔ حمد بھی ہے یہی
مِرے حضور ﷺ کی مدحت ہے مدحتِ وہّاب

مدیحِ سرکار ﷺ

اَسرارِ کبریا شہِ عالی ہِمَم ﷺ سے پوچھ
ہر بات جو نبی ﷺ کی ہے، نُورِ قِدَم سے پوچھ

اک واقعہ جو رفعتِ عرشِ بریں کا ہے
محبُوبِ کبریا ﷺ کے نقوشِ قدم سے پوچھ

کیسے ہُوا ہے، کس کے سبب سے ہُوا ہے یہ
امکانِ ارتباطِ وجُود و عدم سے پوچھ

منّت پذیرِ سرورِ کون و مکاں ﷺ ہیں ہم
کیا ہے رسُولِ پاک ﷺ کی رحمت؟ یہ ہم سے پوچھ

جلتی ہے روز و شب مگر کس کے فراق میں
یہ بھید جاننا ہے تو شمعِ حرم سے پوچھ

مت پُوچھ اُن کی دین کا، بخشش کا ماجرا
جو پوچھنا ہے، آپ ﷺ کے دستِ کرم سے پوچھ

اپنا بنایا کس کو، رہا کر دیا کسے؟
شہرِ نبی ﷺ سے پوچھ یا بیتُ الحرم سے پوچھ

گر پُوچھنا ہے، کتنی کشش اِس زمیں میں ہے
ارضِ مدینہ کی طرف اُٹھتے قدم سے پوچھ

سرکار ﷺ بخشوائیں گے اُمّت کو کس طرح
کیسے یہ ہو سکے گا، شفیعِ اُمَم ﷺ سے پوچھ

سُورہ بَلَدْ کی پہلی دو آیات میں جو ہے
کس شہر کی ہے، کیسے ہے، یہ خُود قسم سے پوچھ

جو چاہتا ہے غم سے رہائی، وُہ طیبہ جائے
کیا اُس کی رائے ہے، یہ گرفتارِ غم سے پوچھ

وقتِ وداعِ طیبہ کا احوال کیا کہوں
گر کچھ بتا سکے تو مِری چشمِ نم سے پوچھ

طیَبہ وہاں پہ ہے کہ نہیں ہے، ہمیں بتا!
آئیں یا ہم وہاں پہ نہ آئیں، ارم سے پوچھ

توقیر کس کی پیشِ نگاہِ خُدا رہی
محمودؔ بھید سارا یہ سُورہ قلم سے پوچھ

مدیحِ سرکار ﷺ

ہر بحرِ غم سے پار وُہ انساں ہُوا فقط
جس کو رہا حضور ﷺ ہی کا آسرا فقط

سرتاجِ انبیاءؑ مِرے محبُوبِ کبریا ﷺ
ہیں میرے دل کے، جان کے فرمانروا فقط

یادِ رسُولِ پاک ﷺ میں پُر نم ہو تیری آنکھ
ذکرِ رسُولِ پاک ﷺ میں تُو مُسکرا فقط

آئے نہ وصف اور کسی کا زبان پر
اپنے حضور ﷺ کا رہوں مدحت سرا فقط

ہر سال مجھ کو طیَبہ بُلائیں حضُورِ پاک ﷺ
بس آرزو یہی ہے، یہی التجا فقط

طیَبہ میں ہر قدم پہ ملیں خُوش نصیبیاں
بد بخت ہے وہ، کعبہ ہی کو جو گیا فقط

باقی کچھ اور قلب میں خواہش نہیں رہی
لاتی رہے پیامِ حضوری صبا فقط

تخلیقِ نعتِ پاک یا تحقیقِ نعتِ پاک
میرا تو آج تک ہے یہی مشغلہ فقط

اُٹھوں جو حشر میں تو وہاں بھی پڑھوں درُود
مرتے ہُوئے بھی لب پہ ہو صلِّ علیٰ فقط

اگلوں میں صرف ایک نبیؑ طُور تک گیا
خلوت تلک گئے تو گئے مُصطفیٰ ﷺ فقط

توفیقِ نعت مجھ کو رہے حشر تک نصیب
بس یہ دُعا مری ہے، یہی التجا فقط

مدیحِ سرکار ﷺ

نعت میں ہوں مشغول مَیں ایسا — حمد ہے میرے لب پر گویا
طیبہ میں سرکارؐ کا روضہ — دُنیا میں جنّت کا نقشہ
کون امین ہُوا اُن جیسا — کون ہُوا اُن جیسا سچّا
بات اُن کی، فرمان خُدا کا — اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی
اُس نے گویا رب کو دیکھا — جس نے دیکھ لیا وہ چہرہ
جنّت تیری، میرا طیبہ — مجھ کو ہے منظور یہ سودا
اُن کی عظمت کو پائے گا — رکھتا ہے جو دیدۂ بینا
رؤیا میں سرکارؐ کا جلوہ — گویا جاگتی آنکھوں دیکھا
شافع اور کہاں آقاؐ سا — عاصی اور کہاں مجھ جیسا
سب کچھ وہ حاصل کر لے گا — جو ہو گا مُجھ ایسا منگتا
نعت کی خدمت میرا حصّہ — آقاؐ نے اعزاز یہ بخشا
ہاتھ میں میرے نعت کا پرچم — رحمت کا سر پر ہے سایہ
لب پر آقاؐ، آقاؐ، آقاؐ — دل میں طیبہ، طیبہ، طیبہ
کرم ہُوا سرکارؐ کا اِتنا — مَیں ہر سال مدینے پہنچا

قرآں میں بتلایا رب نے
رُتبہ جو محمودؐ ہے اُنؐ کا

مدیحِ سرکار ﷺ

جو مدحِ مُصطفیٰ ؐ دو ایک پل کی
توقّع ہو گئی ہے ماحصل کی

نبیؐ کی اُمّت اچھی ہے سبھی سے
یہ ہے تاریخ اقوام و مِلل کی!

ہُوئی تبلیغِ دیں خُلقِ حَسَن سے
نہ تھی آقا ؐ کی خُو جنگ و جدل کی

فقط گُفتار لاحاصل ہے اصلا
مِرے آقا ؐ نے کی تلقیں عمل کی

مکمّل دین ہے آقا ؐ کا، اِس میں
ضرورت ہی نہیں ردّ و بدل کی

مِرے مولاؐ نے میری زندگی میں
ہُوئی پیدا کوئی مشکل، تو حل کی

بشر بن کر مِرے سرکارؐ آئے
نئی تجسیم ہے نورِ ازل کی

عقیدت اُن کو ہو قائد سے جتنی
اُسی سے حیثیت ہو گی مِلل کی

صحابہ ؓ مانتے تھے حکمِ آقا ؐ
عجب اک بات تھی اُن کے عمل کی

مدینے کے لیے آیا بُلاوا
نہیں گُنجائش اسباب و عِلل کی

مدینے کے گلی کُوچوں کے اندر
تمنّا ہے مِرے دل کو اجل کی

جو فصلِ نعت گوئی میں نے بوئی
توقّع حشر میں ہے پھُول پھل کی

کِیا مُہرِ نبوّت کا نظارہ
نبیؐ کے دوش سے چادر جو ڈھلکی

کرم ہم پر رسُولِ پاکؐ کا ہے
ہدایت کی ہمیں علم و عمل کی

نہ ہو ایماں نبیؐ پر جن کا کامل
خوشامد وہ کریں اہلِ دُوَل کی

مگن ہُوں آج مَیں نعتِ نبیؐ میں
مُجھے کیا فکر ہو محمودؔ کل کی

مدیحِ سرکار ﷺ

کیسے نبی ﷺ کی مدح کرے یہ اَدھُوری سوچ
پرواز بھی کرے تو کہاں پہنچے اپنی سوچ

دل میں جو آئے، سر میں سمائے، وہ عرض کر
سرکار ﷺ مہربانی کریں گے، تُو کچُھ بھی سوچ

سوچُوں شبانہ روز مضامین نعت کے
ایسی عطا کرے جو مُجھے فضلِ باری سوچ

نعتِ نبی ﷺ سے کھُل گئی رمزِ درُونِ دل
میں نے اگرچہ دُنیا سے اپنی چھُپائی سوچ

پہنچا دماغ عرشِ بریں پر اِک آن میں
آئی ہے جب بھی نعتِ رسولِ خُدا ﷺ کی سوچ

اُس وقت مُنہ دکھائے گا پیشِ رسُول ﷺ کیا
دیں گے جو دست و بازُوئے انساں گواہی، سوچ!

طیبہ کو فکرِ حاضریٔ در ہے رہنما
کعبے کو لے کے مجھ کو چلی اسلامی سوچ

تجھُ کو جو دی ہیں حق نے تخیُّل کی نعمتیں
آقا ﷺ کی بارگہ میں رہِ باریابی سوچ

حکمِ نبی ﷺ پہ جھوٹ سے نفرت کیا کرے
خالق عطا کرے اگر انساں کو سچّی سوچ

اُس نے عطا کی حق و صداقت کی روشنی
میرے کریم صَلِّ عَلیٰ نے جو بخشی سوچ

کبر و غرور و کینہ و نفرت کو چھوڑ دے
پرتو فگن کسی پہ ہو جو مصطفائی ﷺ سوچ

میں کیسے چاہوں، خواب میں آقا ﷺ کریں کرم
عصیاں شعار کو تو ہے یہ انتہائی سوچ

تقلید دُوسروں کی ضروری نہیں تجھے
محمودؔ نعت میں نئی طرزِ ادا کی سوچ !

مدیحِ سرکار ﷺ

چھا گیا ہے شہرِ آقا ﷺ میرے چشم و گوش پر
کیسا اندازِ کرم ہے مجھ سے عصیاں کوش پر

اِس سے خالی زندگی کا ایک لمحہ بھی نہ ہو
جذبۂ عشقِ رسولِ ہاشمی ﷺ ہو جوش پر

سر پہ ہے تاجِ شفاعت، بَر میں الطاف و کرم
ہم قدم رحمت ہے اور ہے بارِ اُمّت دوش پر

ہوش میں رہتے ہُوئے بھی ہوش کھوتا ہے یہاں
کتنے مشکل مرحلے آتے ہیں اہلِ ہوش پر

میں نے جو دیکھا ہے طیبہ میں، اُنھیں معلوم کیا
لوگ حیراں ہیں تو ہوں میرے وداعِ ہوش پر

رہ کے طیبہ میں پتا پائے نہ اپنی ذات کا
مرحلہ ایسا بھی آتا ہے کبھی ذی ہوش پر

آبِ زمزم مکہ اور طیبہ میں پلوایا مجھے
میرے آقا ﷺ نے کرم فرمائے مجھ خُوش نوش پر

جو مرے سرکار ﷺ کی تعریف میں کرتے ہیں بُخل
ایسے بد بختوں کو رکھنا چاہیے پاپوش پر

نعت میں محمودؔ کیسے ہو نہ جائے لب کُشا
جب کرم فرمائیں آقا ﷺ بندۂ خاموش پر

مدیحِ سرکار ﷺ

لے گئے آخر بچا کر صاف وہ محبوبِ پاک ﷺ
ورنہ کر دیتی ہمیں تو معصیت کاری ہلاک

مَیں تو ہُوں سرکارِ والا ﷺ کا گدائے در، مجھے
کیوں ہو فرعونوں کا ڈر، کیسے ہو شدّادوں سے باک

مدحتِ آقا ﷺ مرے ہونٹوں پہ ہے، دن ہو کہ رات
میرا مستقبل نظر آتا ہے مجھ کو تابناک

قُربتِ حق سے کرے گا آخر آخر مستفیض
نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ میں یہ میرا انہماک

کم نہیں جنّت سے اُس دن دیدِ آقا ﷺ دوستو!
اور ہیں، جن کو ہے محشر کا تصوّر ہولناک

نااُمیدی کے دُھندلکوں سے براءَت ہو گئی
ہو گئی ہے جَیبِ صُبحِ آرزو آخر کو چاک

روز میں درخواست کرتا ہوں کہ بُلوا لیں مجھے
اِس طرح چلتی ہی رہتی ہے مِری طیبہ کو ڈاک

مُدّعی جو اب نُبوّت کے ہیں، سب کذّاب ہیں
لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ مِرے آقا ﷺ کا ہے ارشادِ پاک

جو نہ پڑھتا ہو نبی ﷺ کے نام کو سُن کر درود
وہ ہے بدبختی کا مظہر، اُس کی خاک آلُود ناک

ہے جسارت، پر کیے جاتا ہے محمودؔ جسُور
نُورِ خلّاقِ دو عالم ﷺ کی ثنا اور مُشتِ خاک

مدیحِ سرکار ﷺ

مُجھ کو دے جائے کوئی آ کر تسلّی ایک آدھ
ہو گی آقا ﷺ کی نظر مجھ پر کرم کی ایک آدھ

خوبیٔ قسمت پہ اُس کی، رشک سب کرنے لگیں
نعت آقا ﷺ کی ہو جس کے لب پہ جاری ایک آدھ

اُس ہی بخت آدمی کو سب مبارکباد دیں
جس سے راضی ہو کوئی طیبہ کا باسی ایک آدھ

مُجھ کو پہنچاتی وہ طیبہ کے گُلستانوں تلک
دل کے آنگن میں کلی کوئی جو کِھلتی ایک آدھ

میرے آقا ﷺ سال میں جب چاہیں، بُلوائیں مُجھے
بھیجتا رہتا ہوں خدمت میں یہ عرضی ایک آدھ

التفاتِ مُصطفیٰ ﷺ کے خوِاب جو آنے لگے
اب نظر آتی ہے میری بات بنتی ایک آدھ

میرے آقا ﷺ نے جو پودے خُود لگائے ہاتھ سے
اُن کھجوروں سے بھی میرے ہاتھ آتی ایک آدھ!

میری آواز اِس طرح طیبہ پہنچ جاتی تو ہے
ہے وہاں سے آنے والا فون کافی ایک آدھ

طیبہ سے پہلے پہنچتا شام یا بغداد تک
میری خواہش بھی اگر ہو جاتی پُوری ایک آدھ

بار بار اِس راہ پر چلتا رہوں، چلتا رہوں
مُجھ کو ملتا جائے طیبہ کا جو ساتھی ایک آدھ

مصطفیٰ ﷺ سے جس کو اعزازِ پذیرائی ملے
نعت ایسی آپ بھی لکھیں تو کوئی ایک آدھ

پی لیے مشروب دنیا بھر کے بھی، تو کچھ نہیں
زندگی میں پی نہیں گر تم نے "شافی" ایک آدھ

ہو گئے محمودؔ پر اِس کے سبب لُطف و کرم
رات جو یادِ نبی ﷺ میں اُس کی گزری ایک آدھ

مدیحِ سرکار ﷺ

کرے گا قصد جو آقا ﷺ کے پاس آئے گا
وہ لُطف پائے گا، بے رنج و یاس آئے گا

حیاتِ نو کا تسلسُل مجھے ملے گا وہاں
مدینہ طیّبہ ہر بار راس آئے گا

گزر الم کا نہیں ہے فضائے طیبہ میں
یہاں جو آئے گا، وہ بے ہراس آئے گا

مسرّتوں کو سمیٹے گا شہرِ سرور ﷺ سے
وہ دل زدہ جو یہاں پر اُداس آئے گا

مرے خیال میں، یہ ممکنات ہی میں نہیں
نبی ﷺ کے در پہ خُدا ناشناس آئے گا

ملیں گی ساری مرادیں مرے نبی ﷺ سے اُسے
جو اپنے لب پہ لیے التماس آئے گا

درِ نبی ﷺ سے پلٹ آئے بے مُراد کوئی
کسی کے دل میں نہ ایسا قیاس آئے گا

ہے طیبہ قریۂ اخلاص، آئے گا جو یہاں
خُدا گواہ، محبّت اساس آئے گا

جسے ذرا سا بھی احساسِ لُطفِ سرور ﷺ ہے
لیے ہُوئے وہ وجوہِ سپاس آئے گا

وہ ہو گا صدق کا داعی، وہ ہو گا حق آگاہ
مِرے حضور ﷺ کا جو رُوشناس آئے گا

حواسِ خمسہ میں تسکین پائے گا وہ شخص
نبی ﷺ کے شہر میں جو بے حواس آئے گا

مجھے خبر ہے کہ پہلو میں دل نہیں، لیکن
نظر وہ طیبہ ہی کے آس پاس آئے گا

اَساس اُس کی مگر ہو گی مدحتِ آقا ﷺ
دماغ و دل میں جو فکر و قیاس آئے گا

نبی ﷺ کے در پہ یہ محمودؔ سر کے بل چل کر
بہ عاجزی و بصد التماس آئے گا

مدیحِ سرکار ﷺ

مضبُوط جس قدر ہو سرکار ﷺ سے تعلّق
اُتنا ہی ہو گا اُن ﷺ کے اذکار سے تعلق

دُنیا کی خواہشوں سے بے گانگی ہے بہتر
کر اُستوار شاہِ اَبرار ﷺ سے تعلّق

گزری حیات اس کی، دُنیا کی ظلمتوں میں
جس کا نہیں نبی ﷺ کے انوار سے تعلّق

تسلیم ہے رسالت سرکار ﷺ کی سبھی کو
رُوحوں کا ہے ازل کے اقرار سے تعلّق

ہو جاگزیں محبّت سرکار ﷺ کی دلوں میں
ہوتا نہیں ضروری اظہار سے تعلّق

جو شخص اُمّتی ہے سرکارِ دو جہاں ﷺ کا
رکھتا نہیں وہ ہرگز کُفّار سے تعلّق

دربارِ کبریا میں اُس کو ملے گی عزّت
رکھتا ہے جو نبی ﷺ کے دربار سے تعلّق

مجھ کو کسی بھی شے کی حاجت نہیں ہے باقی
میرا رہا ہے اپنے مختار ﷺ سے تعلّق

کہتے ہیں، روزِ محشر ہو گی بڑی تمازت
اپنا تو ہے نبی ﷺ کے دیدار سے تعلّق

آقا ﷺ سے ہے علاقہ تو عاجزی ہے اچھی
باقی نہ رکھ ذرا بھی پندار سے تعلّق

آقا ﷺ سے میری نسبت کچھ اس طرح ہے ٹھہری
مغموم کا ہو جیسے غم خوار سے تعلّق

ہر زائرِ مدینہ میرے لیے مُعزّز
اعزاز کا ہے میرا زُوّار سے تعلّق

سرکار ﷺ کے کرم کا سایہ رہا ہے مجھ پر
نکبت سے ہے، نہ میرا اِدبار سے تعلّق

نعتِ نبی ﷺ کی خاطر میرا بنا ہُوا ہے
اللہ کے کرم سے، اشعار سے تعلّق

اُلفت نبی ﷺ سے ہونا ایماں کا ہے تقاضا
گر ہو نہ یہ تو دیں کی اقدار سے تعلّق ؟

مدّاح ہیں نبی ﷺ کے، مُمکن نہیں ہمارا
دُکھ سے، مُصیبتوں سے، آزار سے تعلّق

قائم خدا رکھے گا محمودؔ میرے سر کا
اللہ کے نبی ﷺ کی پیزار سے تعلّق

مدحِ سرکار ﷺ

رسُولِ پاک ﷺ کا محبُوب ٹھہرا ایزداں واحد
حبیب اس کے بھی ہیں آخر شہِ ہر انس و جاںؐ واحد

جہاں اک رات تھے سرکار ﷺ بھی اور اُن کا خالق بھی
مقام ایسا ہے خالق کا حریمِ لامکاں واحد

تمازت حشر میں سورج کی جس دم چار سُو ہو گی
رسُولِ پاک ﷺ کی رحمت کا ہو گا سائباں واحد

پڑی ہو گی ہر اک کو اپنی اپنی، یہ وہ دن ہو گا
قیامت میں نبی ﷺ ہوں گے شفیعِ عاصیاں واحد

درِ آقا ﷺ پہ کرتا ہی رہوں گا جبہَ فرسائی
مری تقدیر چمکائے گا سنگِ آستاں واحد

سکینت اور طمانینت کی گر اُس کو ضرورت ہے
تو شہرِ مُصطفیٰ ﷺ مُسلم کو ہے آرامِ جاں واحد

مری خواہش وہی طیبہ، تمنّا بھی وہی طیبہ
زمیں پر جس کی مٹّی ہو گئی عرشِ آستاں واحد

مدینہ کے عُلُوِ مرتبت کا کیا ہو اندازہ
جہاں سرکار ﷺ ہیں، وہ جا ہے رشکِ لامکاں واحد

غرض اِس سے نہیں مجھ کو، کہاں پر باغِ رضواں ہے
زمیں خُلدِ مدینہ کی ہے جب جنّت نشاں واحد

مدینہ اُس کو کہتے ہیں، اُسی کا نام ہے طیبہ
محبّت کا ہے اک قریہ جو زیرِ آسماں واحد

مثال اُس کی بھی ناممکن، نظیر ان کی بھی ناممکن
رسُولِ پاک ﷺ واحد ہیں جو ہے ربِّ جہاں واحد

اِسی توحید کی تبلیغ کی خاطر بنی ہر شے
اکیلے تھے جہاں مہماں، وہاں تھا میزباں واحد

درود آقا ﷺ کے آبا ؓ پر اور ان کی آل ؓ پر بھیجو
ہے اس عزّت کے قابل آپ ﷺ ہی کا خانداں واحد

یہاں تو خود خُدا تک سلسلہ مدحت کا قائم ہے
نہیں محمودؔ ہی سرکار ﷺ کا اک مدح خواں واحد

مدیحِ سرکار ﷺ

میں ہُوں نبی ﷺ کا شیدا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ
یہ ہے کرم خُدا کا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

جس جا پہ حاضری ہے خُوش قسمتی کا باعث
سرکار ﷺ کا ہے روضہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

طیبہ میں جس کسی نے جلوے خدا کے دیکھے
آنکھیں ہیں اس کی بینا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

سرکار ﷺ جیسا کوئی پیدا ہُوا، نہ ہوگا
اُن کا نہیں تھا سایہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

بادِ صبا کا جھونکا طیبہ سے جب بھی آیا
پیغامِ زیست لایا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

مرکز محبّتوں کا، سرکار ﷺ کا مدینہ
ہے لامکاں کا رستہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

شاداب ہے مدینہ وصلِ نبی ﷺ کے باعث
ہے ہجر پوش کعبہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

میرے حضُور ﷺ کا ہے یہ قریۂ مُقدّس
ناظم ہیں اس کے حمزہ ؓ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

فرماں جو ہے نبی ﷺ کا، فرمان ہے خُدا کا
قرآن کا ہے دعویٰ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

روزِ ازل سے لے کر، محشر تلک چلے گا
سرکار ﷺ ہی کا سکّہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

چودہ سو سال سے بھی قبل اُن ﷺ کی عظمتوں کا
ہاں! بج رہا تھا ڈنکا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

آقا ﷺ کی عظمتوں پر خم گردنیں ہیں لیکن
جائز نہیں ہے سجدہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

عالَم تمام اُن ﷺ کے باعث ہُوئے ہیں پیدا
آقا ﷺ کا ہے یہ صدقہ، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

جس سمت کو ہے مکّہ، ہے جس طرف مدینہ
سُورج اُدھر ہے جُھکتا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

اَلطافِ مُصطفیٰ ﷺ کا، اِکرامِ کبریا کا
محمودؔ ہے شناسا، اِس میں نہیں ہے شُبہہ

مدیحِ سرکار ﷺ

کرتے ہیں جیسے نعت میں لفظ و بیاں اِکٹھ
سب راز داں ہوں جمع، کریں ہم زباں اِکٹھ

حُکمِ نبی ﷺ پہ جن کو اُخوّت کا دھیان ہے
وہ ہیں یہاں اکٹھے، کریں گے وہاں اکٹھ

سرکار ﷺ کی حفاظتِ ناموس کے لیے
مُسلم ہیں جس قدر، وہ کریں بے گماں اکٹھ

نعت و درود اِس کو ہیں وجہِ سلامتی
کر لیں گو آشیاں کے لیے بجلیاں اکٹھ

میدانِ حشر کی جگہ طیبہ کی ہو فضا
جب صُور کی سُنیں تو کریں ناگہاں اکٹھ

سُن کر زبانِ پاکِ نبی ﷺ سے اَنَا لَہَا
کر لیں گے ساری اُمّتوں کے کارواں اِکٹھ

روزِ نشُور بھی مگن ہوں گے اِسی طرح
جو ہیں درود خواں، وہ کریں گے وہاں اکھ

وہ٭ ہوں نہ ہوں کسی کے، مگر ہیں مرے شفیع
کیسے کریں یقین اور وہم و گماں اکھ

ہیں نعت خواں ملائکہ و اِنس جب، تو ہے
بالائے فرشِ خاک و تہِ آسماں اکھ

میلاد کے مہینے میں طیبہ کو چل پڑیں
گر ہو سکے تو میرے کریں راز داں اکھ

حلقے میں بیٹھ کر پڑھو سرکار ﷺ پر درود
میرے غریب خانے پہ کر لو میاں، اکھ

محمودؔ جن کو اپنے پیمبر ﷺ سے پیار ہے
کیوں اِس اَساس پر نہیں کرتے یہاں اکھ

"اُکھنا، اکھنے" ہندی الاصل الفاظ ہیں۔ دہلی میں اسی طرح بولتے ہیں۔ پنجاب میں اور بعض دوسری جگہوں پر "اِکٹھا، اکٹھے" بولتے ہیں۔ شاعر نے "اَکھ" کو ردیف کے طور پر اس لیے بھی استعمال کیا ہے کہ یہی اچھا لگتا ہے۔ دہلی والے اسے "اَکھٹ" تو نہیں کہیں گے، شاید مترادف کے طور پر کوئی اور لفظ لانے کی کوشش کریں۔ پنجاب میں "اَکھ" غلط نہیں۔

مدیحِ سرکار ﷺ

ہوتی رہے مُسلسل طیبہ میں باریابی
یارب! تُو اِس سفر کو مجھ کو بنا دے عادی

دیتا رہوں سلامی میں اُن کی عظمتوں کو
شیخینؓ ہیں نبی ﷺ کے جنّت تلک کے ساتھی

مَیں مُفتخر رہوں گا مدحت سرائیوں پر
روزِ نشُور مجُھ سے آقا ﷺ اگر ہوں راضی

شعر و سُخن کی غایت اور مُدّعا یہی ہے
جب بھی لکھی ہے مَیں نے، نعتِ رسول ﷺ لکّھی

آنکھوں پہ نُور چھایا، آیا سرُور دل میں
پہلے پہل جو مٹّی طیبہ کی مَیں نے دیکھی

بِنتے ہیں کام میرے اُن کی وساطتوں سے
فضلِ خدا ہے مُجھ پر، کرتا ہوں بات سچّی

اِس کے سوا الٰہی، دل میں نہ آرزو ہو
یہ نعت گوئی مجھ کو ہو وجہِ نیک نامی

مُجھ کو بُلائیں آقا ﷺ ہر سال اپنے در پر
حاصل ہو مجھ کو اپنی قسمت کی ارجمندی

یہ بھی کرم خُدا کا، مجھ کو بنایا انساں
اُمّت میں ہُوں نبی ﷺ کی، اعزاز ایک یہ بھی

آقا ﷺ کا عہدِ بہتر، فائق ہے ہر زماں سے
سرکار ﷺ نے کہا ہے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ

جو روز و شب گزارے اُنؐ پر درود پڑھتے
خُوش بخت ہے وہ بندہ، اس کا مقام عالی

سارے علُوم حق نے اُن کو عطا کیے ہیں
یہ راز ہے کہ پھر بھی کہتا ہے اُن کو "اُمّیؐ"

اِن کا کہا ہے اُس کا، اِن کا کیا ہے اُس کا
جو ہے اشارتوں میں، وہ بات مَیں نے سمجھی

یارب! طفیلِ سرور ﷺ کر دے عطا سبھوں کو
شہرِ نبی ﷺ کی اُلفت مجھ کو ملی ہے جیسی

دولت سرائے آقا ﷺ پہ بھیک مانگتا ہوں
مَیں صِرف اُن کے در کا محمودؔ ہُوں بھکاری

مدیحِ سرکار ﷺ

سرکار ﷺ نے جو بات کی، ہرگز نہ تھی غلط
طاغوت کی جو بات تھی، ثابت ہُوئی غلط

بے دیدِ طیبہ مجھ کو ملی جو خوشی، غلط
بے عشقِ طیبہ آنکھ میں ہو جو نمی، غلط

گر ہو نہ آشنائے توقیرِ مصطفیٰ ﷺ
خُود آگہی فریب، خُدا آگہی غلط

مانا اِک ایک بات کو سچ دشمنوں نے بھی
اِک بات بھی نہ آپ ﷺ کی ثابت ہُوئی غلط

اُنؐ کے تصوُّرات سے توحید کا نشاں
اُنؐ کا نہ واسطہ ہو تو ہے بندگی غلط

رکھتی نہ ہو جو خواہشِ دیدِ دیارِ پاک
گر یہ ہوائے شوق چلی تو چلی غلط

طیبہ میں پا رہا ہوں مُسلسل حیاتِ نَو
سب بے کسی غَلط ہے، مِری بے بسی غَلط

جب تک کیا گیا نہ پیمبر ﷺ کا ذکرِ خیر
جو بات کی، وہ جھوٹ تھی، اور جو سُنی، غلط

مٹّی میں آقا ﷺ مِل گئے؟ اللہ کی پناہ!
جس نے بھی کی ہے بات یہ، کی ہے بڑی غلط

مسلک بھی اپنا یہ ہے تو ایمان بھی یہی
محمودؔ نعت کے سوا سب شاعری غلط

مدیحِ سرکار ﷺ

غیر آقا ﷺ کا جو ہے، میرا غیر
اُن کا جو ہے، نہیں ہے اپنا غیر

اُن کو ایسی ملی ہے یکتائی
خود بنا اُن کا اپنا سایہ غیر

رحمت و بخشش و کرم کے لیے
ایک ہیں اُن کے آگے، اپنا، غیر

اُن کو اپنایا آپ ﷺ نے، جو تھے
قاتل و وجہِ قتلِ حمزہؓ غیر

وہ تو رحمت ہوئے ہر اک کے لیے
جیسا اُن کو ہے اپنا، ویسا غیر

بن کے سرکار ﷺ کا، وہ لوٹ آیا
اُن کے دروازے پر جو آیا غیر

جس کے اپنے نہیں حبیبِ خدا ﷺ
اس کا ماضی و حال و فردا غیر

دیکھنا - کیا دیا خدا نے انھیں
کوئی ہوتا جو وقتِ اسرا غیر

جب سے اپنا لیا ہے طیبہ کو
مجھ کو لگتی ہے ساری دنیا غیر

نہ رہا غیر، بن گیا اُن کا
درِ آقا ﷺ پہ جو بھی آیا غیر

جو ہے آقا ﷺ کا، میرا اپنا ہے
جو نہیں اُن کا، وہ ہے میرا غیر

نامِ آقا ﷺ پہ جو پڑھیں نہ درود
میں نے ایسوں کو دل سے سمجھا غیر

مجھ پہ محمودؔ فضلِ آقا ﷺ ہے
صادقُ القول میرا، جھوٹا غیر

مدیحِ سرکار ﷺ

مُحترم اپنے ٹھہرے چوپائے
طیبہ میں رہنے والے چوپائے

جن کے دل میں نہ ہو خیالِ نبی ﷺ
کہیں بہتر ہیں اُن سے چوپائے

لُطفِ آقا ﷺ کے ہیں تصرّف میں
آدمی کی طرح سے چوپائے

آقا ﷺ اُن کے لیے بھی رحمت ہیں
جتنے دنیا میں آئے چوپائے

دُکھ بتانے نبی ﷺ کو آتے تھے
کس طرح گِرتے پڑتے چوپائے

جو تھے عہدِ رسولِ اکرم ﷺ میں
کتنے اچھّے وہ ہوں گے چوپائے

جو نبی ﷺ پر درود پڑھتے تھے
دیکھے لوگوں نے ایسے چوپائے

جن پہ آقا ﷺ مرے سوار ہوئے
کتنے خوش بخت وہ تھے چوپائے

جو تھے مامور حق تعالیٰ سے
حبذا، وہ نبی ﷺ کے چوپائے

مرحبا، ابنِ اکوعؓ اے سلمہؓ!
تو نے آقا ﷺ کے ڈھونڈے چوپائے

کیا یہ کم ہے کہ ہیں وہ طیبہ کے
یوں تو ایسے ہیں جیسے چوپائے

بچ گئے ہیں تو اَنتَ رفیقِہم سے
بد عمل ورنہ بنتے چوپائے

اُن پہ محمودؔ کیوں نہ رشک کرے
قریۂ مصطفیٰ ﷺ کے چوپائے!

مدیحِ سرکار ﷺ

جہاں پر جو چھائے ہیں رحمت کے بادل
پیمبر ﷺ کے دم سے ہیں رحمت کے بادل

کھلا مجھ پہ، آتے ہیں طیبہ سے سارے
جو ہر سمت اُمڈے ہیں رحمت کے بادل

نبی ﷺ کے کرم ہی سے ہستی ہے ان کی
کہ شفقت کے نقشے ہیں رحمت کے بادل

کرم کا اگر دائرہ نقشِ پا ہے
تو گیسو کے حلقے ہیں رحمت کے بادل

جو فرمانِ اَلطَّالِحُ لِیْ ہے اُنؐ کا
تو عاصی کے اپنے ہیں رحمت کے بادل

یہ بھیجے ہیں آقا ﷺ نے اپنے کرم سے
ہر اک جا پہ برسے ہیں رحمت کے بادل

جدائی میں اُن ﷺ کی جو اُٹھتی ہیں آہیں
اُنہی سے تو بنتے ہیں رحمت کے بادل

کہیں اور مل جائیں، ممکن نہیں ہے
جو طیبہ میں ملتے ہیں رحمت کے بادل

ہُوا مُستفید اِک اِک قریہ اِن سے
کہ ہر جا سے گزرے ہیں رحمت کے بادل

کیا ہے تمتّع جہاں بھر نے اِن سے
جہاں بھر میں گھُومے ہیں رحمت کے بادل

نگاہوں میں میری' لگائے ہیں ڈیرے
کہاں آ کے ٹھہرے ہیں رحمت کے بادل

نبی ﷺ کے نگر سے یہ آئے ہیں سارے
خدا نے جو بھیجے ہیں رحمت کے بادل

میں محمودؔ کب سے اِنھیں جانتا ہُوں
یہ سارے نبی ﷺ کے ہیں رحمت کے بادل

مدیحِ سرکار ﷺ

جب ہُوا سرکار ﷺ کے روضے کا در اپنے قریب
ہو گیا بے شُبہ حُسنِ مُستقر اپنے قریب

ہم خدائے لَمۡ یَزَلۡ کے ہوں گے قُربت آشنا
جب کریں گے ہم کو وہ خیر البشر ﷺ اپنے قریب

کر لیے طے فاصلے افلاک و جنّت کے وہیں
گُنبدِ اَخضر کو میں نے دیکھ کر اپنے قریب

ہم کو مل جائے گی دولت شفقت و اخلاص کی
ہے عقیدت کا جو حُسنِ مُعتبر اپنے قریب

مَیں دُعا کرتا ہوں جب بھی' پڑھ کے آقا ﷺ پر درود
پاتا ہوں اُس وقت اُمیدِ اثر اپنے قریب

دل کے اندر تک رسا ہیں قبّۂ اخضر کے رنگ
اور کیا شے ہے' جو ہو گی اس قدر اپنے قریب

آپ ﷺ کے جب یاد آئے ہیں کرم اور التفات
ہو گئی ہے منزلِ قلب و نظر اپنے قریب

کیا تلطُّف' کیسی اپنائیتیں ظاہر ہُوئیں
کر لیے حضرت ﷺ نے بُو بکرؓ و عمرؓ اپنے قریب

سال میں اک بار جاتا ہوں مدینے کو، مگر
میں نے پایا ہے اُسے شام و سحر اپنے قریب

دُوریٔ منزل کا جی کو خوف رہتا ہی نہیں
طیبۂ اقدس کی ہو جو رہ گزر اپنے قریب

کیا رسائی ہو گئی میری درِ سرکار ﷺ تک!
کیوں نظر آتی ہے ہر حدِ نظر اپنے قریب

نُورِ پاکِ مُصطفیٰ ﷺ مجھ پر ضیا افگن ہُوا
دیکھتا ہُوں کچھ نئے شمس و قمر اپنے قریب

اِستفادہ سیرتِ سرکار ﷺ سے کرتا رہُوں
نعت کے مجموعے رکھّوں عُمر بھر اپنے قریب

ہم بڑھا لیں گے درودِ پاک کی تعداد کو
ہو گا جب میزان و محشر کا خطر اپنے قریب

ساتھ عکسِ گنبدِ اخضر بھی ہو گا قبر میں
جو رکھا محمودؔ میں نے عُمر بھر اپنے قریب

عجزِ مدحت

(۲۳-اشعار)

مَیں اور میری مدح سرائی کی حیثیت؟
میرے خدا نے آپ سراہا حضُور ﷺ کو
اِس بات پر بہشت اور دوزخ کا ہے مدار
کیا صدقِ دل سے آپ نے چاہا حضُور ﷺ کو؟

سرکار ﷺ سے نہ جس میں محبّت کا ذِکر ہو
مَیں شعر اُس کلام کو گردانتا نہیں
علم اُس غریب کے نہیں پھٹکا قریب بھی
اللہ کے حبیب ﷺ کو جو جانتا نہیں
اُس کے لیے کُھلا ہے دریچہ عذاب کا
جو قبر میں حضُور ﷺ کو پہچانتا نہیں
انسانیت پہ اُن ﷺ کے جو احساں نہ مان لے
انسان ایسے شخص کو مَیں مانتا نہیں

نتیجہ اِس قدر ہے، غور جب کرتا ہُوں مَیں خُود ہی
کرم آقا ﷺ کا ہے میرے نَفَس کی آمد و شُد میں
سلام آقا ﷺ کی خدمت میں تو مَیں ویسے بھی کرتا ہُوں
جواب اُس کا نہیں پر جو مزا پایا تشہّد میں

جس کی طرف ہُوا ہے محبّت کا اِرتکاز
کعبہ ہُوا، یا شہرِ نبی ﷺ کی گلی ہُوئی

ہے سامنے مدیحِ پیمبر ﷺ کی شکل میں
سانچے میں ہے جو میری عقیدت ڈھلی ہوئی
روزِ نشور ہو گا وہی چہرہ تابناک
خاکِ درِ حضور ﷺ ہو جس پر ملی ہوئی
مجھ کو عطا ہوئی ہے تمنائے نعتِ پاک
آغوشِ التفاتِ نبی ﷺ کی پلی ہوئی
اُس پر نثار راحتیں دونوں جہان کی
یادِ نبی ﷺ میں کل جو مجھے بے کلی ہوئی

پائے گا سرمایۂ الطاف و اکرام آپ ﷺ سے
آئے گا جب طالبِ لطف و کرم پیشِ نبی ﷺ
رکھ توقع بارشِ رحمت کی اُس درگاہ سے
حاضری تیری ہو گر با چشمِ نم پیشِ نبی ﷺ
دیکھتے ہی دیکھتے مٹتے ہیں کیسے، دیکھ لے
کر بیاں اپنے سبھی رنج و الم پیشِ نبی ﷺ
اے مرے مالک! عقوبت سے بچانا اس طرح
معصیت کا میری، رکھ لینا بھرم پیشِ نبی ﷺ

مقدم رکھ مرے آقا ﷺ کی سیرت
کر اپنی روح کے تابع بدن کو
پہنچ جائے گا جو آقا ﷺ کے در تک
وہی مانے گا لطفِ ذوالمنن کو
بسا رہتا ہے جس کے دل میں طیبہ
وہ کیا خاطر میں لائے گا چمن کو
یہ ہے نعتِ نبی ﷺ، چلیے سنبھل کر
یہاں تنبیہ ہے اہلِ سخن کو
نہ ہو میرے نبی ﷺ کا ذکر جس میں
میں ویرانہ کہوں اُس انجمن کو
نبی ﷺ کے نام پر حاصل کیا ہے
نہ دل سے کس لیے چاہوں وطن کو
رشیدِ نعت گو! ازراہِ مدحت
بڑھا لوگوں تلک فیضِ سخن کو

شرف اُن کے واسطے، اُن کی رضا کے واسطے
کبریا نے مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کو بالا کیا
ڈال دی لطف و کرم کی اک نظر سرکار ﷺ نے
میری فردِ معصیت کو یوں تہ و بالا کیا
جب خدا معطی، نبی الانبیاء ﷺ قاسم ہوئے
شکرِ خالق، اُس نے مجھ کو مانگنے والا کیا

مدحِ نبی ﷺ کی دل سے جو تائید ہو گئی
پہنچی یہ بات روح کی گہرائیوں تلک
مالک ہیں مجھ سے بڑھ کے مری جان کے حضور ﷺ
محبوب ہیں خدا کے، نہیں اس میں کوئی شک
یہ فضل تھا، عظیم تھا جو آپ پر ہوا
سرکار ﷺ کو کہا جو خدا نے وَعَلَّمَکَ

اِک ایک گل میں یہاں رنگ و بوئے صبر و رضا
حضور ﷺ کا ہے جو بستاں، ہے بوستانِ شکیب
قدم حضور ﷺ کے طائف میں اِس طرح اُٹھے
کہ جیسے دل میں چلی آئے کہکشانِ شکیب

حدیث جو بھی پڑھی، مل گیا سکوں آقا ﷺ
اِک ایک حرف ہُوا آپ ﷺ کا بیانِ شکیب

حضور ﷺ! آپ کی رحمت ہے ہر کسی پہ محیط
نگاہِ لُطف و کرم سب کی بے بسی پہ محیط
نبُوّت آپ ﷺ کی اُس وقت تھی کہ کچھ بھی نہ تھا
رسالت آپ ﷺ کی ہے دَورِ آخری پہ محیط
نظر ہو آپ ﷺ کی تو بے اثر جہاں کے ستم
کرم ہے آپ ﷺ کا ہر نگہِ مُلتجی پہ محیط
جو ہو قبول درِ سرورِ دو عالم ﷺ پر
وہ ایک نعت، جہاں بھر کی شاعری پہ محیط

گدائے از گدایانِ نبی ﷺ ہُوں
غلامے از غلامانِ محبّت

بسے پلکوں پہ ہیں یادِ نبی ﷺ کے
یہ ہے دل میں چراغانِ محبّت
خمیر اُس سے مِرا گُوندھا گیا ہے
مِرا ایماں ہے ایمانِ محبت

گُفتار میں آہنگ تو ہے مدحِ نبی ﷺ کا
کردار جو ہے، اُس میں بھی ہو رنگِ وفا کچھ
محمودؔ کہے نعت بہ لب روزِ قیامت
"سرکار ﷺ عطا آج ہو مجھ کو بھی صِلہ کچھ"

اُسوۂ کامل شہنشاہِ مدینہ ﷺ کا ہُوا
قابلِ تقلید کردارِ رفیعُ المرتبت

اِس میں کچھ شُبہہ نہیں، جان و دلِ محمودؔ پر
لُطف فرماتے ہیں سرکارِ رفیعُ المرتبت ﷺ

تذکارِ پیمبر ﷺ ہے مِرے نُطق کا حاصل
کانوں کو مِرے، نعت لگی حُسنِ سماعت
سرکار ﷺ کی جو بات پڑھی، رُوحِ بیاں تھی
سرکار ﷺ کی جو بات سُنی، حُسنِ سماعت

حاجت طلب کی ہے، نہ ہے موقع سوال کا
منگتوں کی جھولیوں تلک خُود ہی رسا ہے فیض
دریُوزہ گر زمانہ ہُوا اُس کے سامنے
اپنے کریم آقا ﷺ سے جو لے رہا ہے فیض
اُس پر چلو تو زندگی جنّت سے کم نہیں
میرے حضُورِ پاک ﷺ کا جو نقشِ پا ہے فیض

ملی فلاح اُسے بھی، وہ کامیاب ہُوا
کسی نے لی اگر اُن ﷺ کے غلام کی چوکھٹ
یہاں بھی اور وہاں بھی فلاح یاب ہے وہ
پکڑ کے رکھے جو اُن ﷺ کے نظام کی چوکھٹ

یاں کی مٹّی روگ جسموں کے بھی کر دیتی ہے دُور
دافعِ امراضِ رُوحانی جو شہرِ نُور ہے

سیہ فردِ اعمال جو ڈھانپ لے گی
وہ میرے پیمبر ﷺ کی کملی رِدا ہے

دولت اور ثروت سے واسطہ نہیں اِس کا
نعت کی جو ہے محفل، محفلِ محبّت ہے

میں ہوں نعت گو اُن ﷺ کا، اس لیے معزّز ہوں
اعتبار پایا ہے اعتبارِ آقا ﷺ سے

نگاہ و دل و روح میں جھانک لینا
چڑھا ہے عقیدت کا اِک رنگ پُختہ
کبھی ٹوٹ جائے؟ یہ ممکن کہاں ہے!
تعلّق ہے سرکار ﷺ کے سنگ پُختہ

مجھ کو شاید درِ آقا ﷺ پہ پذیرائی دے
میرے ہونٹوں پہ ہمہ وقت سخن طیبہ کا
بعدِ مُردن یہ تمنّا ہے خدایا! میری
مٹّی طیبہ کی ملے مجھ کو، کفن طیبہ کا

مرے سرکار ﷺ کے در پہ جو دیکھو
مُقدّر آزماؤں کی لگی بھیڑ
نبی ﷺ مُشکل کُشائی کے لیے ہیں
جو روزِ حشر اُمّت پر پڑی بھیڑ
حضور ﷺ! اک بار پھر کر دیں منظّم
مسلماں ہیں؟ نہیں - یہ ہے نِری بھیڑ

نُورِ آقا ﷺ سے روشنی مانگو
دل کے اندر اگر اندھیرا ہے

شاعر کے مجموعہ ہائے نعت

۱۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (تین ایڈیشن)
۲ حمدیں، ۷۳ نعتیں اور ۱۴ مناقب۔ ۱۳۶ صفحات

۲۔ حدیثِ شوق۔ ۱۹۸۲۔ ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (تین ایڈیشن)
۷۸ نعتیں۔ ۱۷۶ صفحات

۳۔ منشورِ نعت۔ ۱۹۸۸
نعت کی دنیا میں فردیات کا پہلا مجموعہ (اُردو اور پنجابی فردیات) ۱۷۶ صفحات

۴۔ سیرتِ منظوم۔ قطعات کی صُورت میں پہلی منظوم سیرتُ النبی ﷺ
شروع میں "اردو میں منظوم سیرت کی تاریخ" کے موضوع پر تحقیقی مقدّمہ۔ حضور ﷺ کے لیے جمع کا تعظیمی صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ ۱۹۹۲۔ ۱۲۸ صفحات

۵۔ ۹۲۔ (نعتیہ قطعات) ۱۹۹۳۔ "عناصر کی تعداد" کے عنوان سے مقدّمہ۔ ص ۱۱۲

۶۔ شہرِ کرم۔ ۱۹۹۶۔ دنیا کے شعری ادب میں کسی شاعر کا پہلا مجموعۂ نعت جس کا ہر شعر مدینۂ منوّرہ کی تعریف میں ہے۔ شہرِ کرم کی ۱۹ نادر (چار رنگا) تصاویر۔ ۱۹۲ صفحات

۷۔ مدیحِ سرکار ﷺ۔ ۱۹۹۷۔ شاعر کا ساتواں اُردو مجموعۂ نعت جس میں ۹۳ نعتیں اور ۹۳ نعتیہ اشعار ہیں۔ ۱۲۸ صفحات

۸۔ نعتاں دی ڈالی۔ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷
پنجابی کا پہلا نعتیہ دیوان جسے ۱۹۸۸ میں صدارتی ایوارڈ دیا گیا۔ ۹۳ نعتیں۔ پنجابی کا واحد مجموعۂ نعت جس میں حضور ﷺ کے لیے جمع کا تعظیمی صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔
۱۴۴ صفحات

۹۔ حق دی تائید۔ شاعر کی پہلی پنجابی اُردو کاوش جو ۱۹۵۶ میں شائع ہوئی

۱۰۔ منظومات۔ ۱۹۹۵۔ ۱۶۰ صفحات۔ (اس میں ۱۹ نعتیں بھی ہیں)

راجا رشید محمود کے مُرتّبہ انتخابِ نعت

مدحِ رسول ﷺ۔ انتخابِ نعت جس میں شامل نعتیں ثانوی اور اعلیٰ ثانوی جماعتوں کے طلبہ و طالبات کی ذہنی استعداد کو پیشِ نظر رکھ کر منتخب کی گئی ہیں۔ پہلے حصے میں ۷۱، دوسرے میں ۸۴ نعتیں ہیں۔ صفحات ۱۹۸۔ ناشر: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور۔ ۱۹۷۳

نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ حروفِ تہجّی کی ترتیب سے شعرا کی نعتیں شامل انتخاب ہیں۔ مطبوعہ لاہور۔ صفحات ۱۸۴۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳

نعت کائنات۔ اصنافِ سُخن کے اعتبار سے ضخیم نعتیہ انتخاب۔ مبسُوط تحقیقی مُقدّمے کے ساتھ۔ ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۸۱۶ صفحات۔ بڑا سائز۔ چار رنگی طباعت۔ ناشر: جنگ پبلشرز، لاہور۔ ۱۹۹۳ء

نعتِ حافظ۔ حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ شروع میں کئی صفحات پر مشتمل مقدّمہ۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۸

قُلزمِ رحمت۔ امیر مینائی لکھنوی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۸۰ نعتیں۔ امیر مینائی کے فنِ نعت گوئی پر تحقیقی مُقدّمہ۔ صفحات ۹۶۔ مطبوعہ لاہور۔ ۱۹۸۷

ماہنامہ "نعت" میں شامل انتخاب

نعت کیا ہے؟، مدینۃ الرّسُول ﷺ، میلادُالنبی ﷺ، معراجُ النبی ﷺ، لاکھوں سلام، درود و سلام، نعتیہ مسدّس، نعتیہ رباعیات، آزاد نعتیہ نظم، تضمینیں، سراپائے سرکار ﷺ، نعت ہی نعت، نورٌ علیٰ نور، استغاثے، سرکار ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال کے موضوعات پر، اور ضیاء القادری بدایونی، حسَن رضا بریلوی، آزاد بیکانیری، غریب سہارنپوری، ستار وارثی، بہزاد لکھنوی، محمد حسین فقیر، اختر الحامدی، شیدا بریلوی، جمیل نظر، بے چین رجپوری، کفایت علی کافی، جوہر میرٹھی اور لُطف بریلوی کے نعتیہ کلام کا انتخاب ماہنامہ "نعت" کے خاص نمبروں کی حیثیت سے شائع ہوا۔

راجا رشید محمود کا نعت کے موضوع پر تحقیقی کام

پاکستان میں نعت

فہرستِ مندرجات یہ ہے:

○ نعت کیا ہے؟ ○ برِ صغیر میں نعت گوئی کا فروغ ○ قیامِ پاکستان کے بعد نعت ○ پاکستان میں مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت ○ جن کے مجموعے ابھی طبع نہیں ہوئے ○ انتخابِ نعت ○ جرائد کے نعت نمبر ○ نعت سے متعلق جرائد ○ رسائل و جرائد کے رسول ﷺ نمبر ○ نعت کے موضوع پر کیا گیا کام ○ نعتیہ مشاعرے ○ نعت خوانی ○ نعت ایوارڈ ○ پاکستان میں فروغِ نعت کے اسباب ○ نعت کے موضوعات ○ ہیئتی تنوّع ○ نعت کے آداب ○ نعت پر تنقید کی ضرورت ○ علاقائی نعت

اس کتاب کی ترتیب و تدوین کے لیے ۸۳۸ کتابوں اور رسائل و جرائد کے ۲۲۱ خاص نمبروں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

صفحات ۲۲۴

نعت سے متعلق مزید تحقیقی کتب

☆ غیر مسلموں کی نعت گوئی (۴۴۸ صفحات) ۱۹۹۳

☆ خواتین کی نعت گوئی (۴۳۲ صفحات) ۱۹۹۵

☆ نعت کیا ہے؟ (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۵

☆ اردو نعتیہ شاعری کا اِنسائیکلوپیڈیا۔ جلد اوّل (۴۰۸ صفحات) ۱۹۹۶

☆ اردو نعتیہ شاعری کا اِنسائیکلوپیڈیا۔ جلد دُوُم۔ (۴۰۰ صفحات) ۱۹۹۷

راجا رشید محمود کی ادارت میں

جنوری ۱۹۸۸ سے جاری

ماہنامہ "نعت" لاہور

کا تعارف

☆ ہر شمارہ کم از کم ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔

☆ ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر ہوتا ہے۔

☆ خصوصی اشاعتوں کی ضخامت ۲۲۴ صفحات یا چار سو سے زاید صفحات ہوتی ہے۔

☆ بفضلہٖ تعالیٰ ماہنامہ "نعت" کے اجرا سے آج تک کوئی اشاعت التوا کا شکار نہیں ہوئی۔

☆ ۸۵۰ صفحات پر "غیر مسلموں کی نعت گوئی" ۴۳۶ صفحات پر "خواتین کی نعت گوئی" ۸۹۶ صفحات پر "درود و سلام" ۲۲۴ صفحات پر "لاکھوں سلام" ۴۴۸ صفحات پر "میلادُ النبی ﷺ" ۵۶۰ صفحات پر "شہیدانِ ناموسِ رسالت ﷺ" ۳۳۶ صفحات پر "مدینۃُ النبی ﷺ" ۳۳۶ صفحات پر "معراجُ النبی ﷺ" ۴۴۸ صفحات پر "رسُول ﷺ نمبروں کا تعارف" ۴۴۸ صفحات پر "اُردو کے صاحبِ کتاب نعت گوؤں" کا ذکر۔۔۔۔ اور، بہت سے دوسرے موضوعات پر اتنا اور ایسا مواد تحقیق و تفحّص کے ذریعے مرتّب کر دیا گیا ہے کہ مستقبل میں نعت یا سیرت پر کام کرنے والوں کی کامیابی ماہنامہ "نعت" کے مطالعے کے بغیر ممکن نہیں ہوگی۔

☆ بہت سے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے، اس لیے شعراءِ نعت اور مُرتّبینِ کُتُبِ نعت، اپنی تصانیف و تالیفات ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں ارسال فرمائیں تاکہ ان کی کاوشوں کا ذکر بھی ہوتا رہے۔

ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰۔ فون: ۷۴۶۳۶۸۴

راجا رشید محمود کی مطبوعات

اُردو مجموعہ ہائے نعت

○ 1- وَرَفَعنَالَکَ ذِکرَک 1977، 1981، 1993 (صفحات 136)

○ 2- حدیثِ شوق (دوسرا مجموعۂ نعت) 1982، 1984، 1986 (صفحات 176)

○ 3- منشورِ نعت (اُردو پنجابی فردیات) 1988 (صفحات 176)

○ 4- سیرتِ منظوم (بصورتِ قطعات) 1992 (صفحات 128)

○ 5- "92" (نعتیہ قطعات) 1993 (صفحات 112)

○ 6- شہرِ کرم (مدینۂ طیّبہ کے بارے میں نعتیں) 1996 (192 صفحات)

○ 7- مدیحِ سرکار ﷺ۔ 1997 (124 صفحات)

پنجابی مجموعہ ہائے نعت

○ 8- بِعتاں دی اَتّی (صدارتی ایوارڈ یافتہ) 1985، 1987 (صفحات 124)

○ 9- حق دی تائید۔ 1956 (صفحات 8)

تحقیقِ نعت

○ 10- پاکستان میں نعت۔ 1994 (صفحات 224)

○ 11- غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ 1994 (صفحات 400)

○ 12- خواتین کی نعت گوئی۔ 1995ء (صفحات 436)

○ 13- نعت کیا ہے؟ 1995 (صفحات 112)

○ 14- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ اول۔ 1996 (408 صفحات)

○ 15- اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ دوم۔ 1997 (400 صفحات)

انتخابِ نعت

○ 16- مدحِ رسول ﷺ۔ 1973 (صفحات 198)

○ 17- نعتِ خاتم المرسلین ﷺ۔ 1982، 1988، 1993 (صفحات 164)

○ 18- نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 276)

○ 19- قُلزُمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب) 1987 (صفحات 96)

○ 20- نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب) مبسُوط تحقیقی مقدّمے کے ساتھ۔ جنگ پبلشرز کے زیرِ اہتمام۔ چار رنگا طباعت۔ 1993۔ (صفحات 816۔ بڑا سائز)

○ 21- ماہنامہ "نعت" کی اشاعت کے ساڑھے آٹھ برسوں میں بیسیوں موضوعات اور بہت سے شعراءِ نعت کی نعتوں کا انتخاب راجا رشید محمود نے کیا ہے۔ ماہنامہ "نعت" اب تک 14 ہزار سے زاید صفحات شائع کر چکا ہے۔

اسلامی موضوعات پر کتابیں

○ 22- احادیث اور معاشرہ۔ 1986، 1987، 1988 (بھارت میں بھی چھپی) صفحات 192

○ 23- ماں باپ کے حقوق۔ 1985، 1993 (صفحات 112)

○ 24- حمد و نعت (تدوین) 16 مضامین، 49 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)

○ 25- میلاد النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 80 میلادیہ نعتیں۔ 1988 (صفحات 236)

○ 26- مدینۃ النبی ﷺ (تدوین) 16 مضامین، 57 منظومات۔ 1988 (صفحات 224)

تاریخ اور تاریخی شخصیات پر کتابیں

○ 27- اقبالؒ و احمد رضاؒ: مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ۔ 1977، 1979، 1982 کلکتہ ( ) (صفحات 112)

○ 28- اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان۔ 1983، 1987 (صفحات 160)

○ 29- قائدِ اعظمؒ ----- افکار و کردار۔ 1985 (صفحات 160)

○ 30- تحریکِ ہجرت 1920 (تاریخی و تحقیقی تجزیہ) 1982، 1986، 1994 (صفحات 464)

مزید کتابیں

○ 31- میرے سرکار ﷺ۔ 1987 (صفحات 144)

○ 32- حضور ﷺ اور بچے۔ 1993 (صفحات 112)

○ 33- تسخیرِ عالمین اور رحمتؐ للعالمین ﷺ۔ 1993 (صفحات 256)

○ 34- درود و سلام۔ 1993، 1994ء 1995، 1996، 1997 (آٹھ ایڈیشن چھپے) صفحات 128

○ 35- قرطاسِ محبت (حُبِّ رسول ﷺ کے مظاہر) 1992 (صفحات 144)

○ 36- سفرِ سعادت، منزلِ محبت (سفرنامۂ حجاز) 1992 (صفحات 224)

○ 37- راج دُلارے (بچوں کے لیے نظمیں) 1985، 1987، 1991 (صفحات 96)

○ 38- میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ 1991 (صفحات 48)

○ 39- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ۔ 1991 (صفحات 32)

○ 40- منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) 1995 (صفحات 160)

○ 41- دیارِ نور۔ (سفرنامۂ حجاز) 1995 (صفحات 112)

○ 42- حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ 1995 (صفحات 256)

تراجم

○ 43- الخصائص الکبریٰ۔ جلد اول و دوم (از علامہ سیوطیؒ) 1982

○ 44- فتوح الغیب (از حضرت غوث اعظمؒ) 1983

○ 45- تعبیر الرؤیا (منسوب بہ امام سیرینؒ) 1982

○ 46- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب (تدوین و ترجمہ) 1971

ماہنامہ "نعت" لاہور

جنوری ۱۹۸۸ سے باقاعدہ اشاعت

ہر شمارہ ۱۱۲ صفحات

ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق

دیدہ زیب کتابت اور کمپوزنگ

معیاری طباعت

نامور ادیب، معروف نعت گو شاعر اور ممتاز محقق راجا رشید محمود کی

ادارت

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے موضوع پر گرانقدر تالیف

آیندہ کے لئے

سال میں تین خصوصی اشاعتیں (چار چار سو صفحات سے زائد)

قیمت فی شمارہ پندرہ روپے۔ زر سالانہ دو سو روپے

قیمت اشاعت خصوصی: ۶۰ روپے

راجا اختر محمود

اظہر منزل۔ مسجد سٹریٹ نمبر ۵۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۰۰

فون: ۷۴۶۳۶۸۴